

طب معصومین

علامہ رشید ترابی مرحوم

حیدری کتب خانہ

۱۳/۱۵ - مرزا علی اسٹریٹ - امام باڑہ روڈ - بمبئی ۹۔۔۔۔۔م

سرکاری سرگرمی

طِبِّ مَعْصُومِينَ

سرکار علامہ رشید ترائی مرحوم و مغفور
ZAIIDI BOOK AGENCY

Prop:- Mir Asghar Ali

IMAMBARAH

"HUSAINIAH AKBARABAD"

NO. 6/H. SHAMSUL HUDA ROAD,

CALCUTT-700017

WEST BENGAL, INDIA

ناشر
حیدری کتب خانہ

۱۴/۱۵ - مرزا علی اسٹریٹ ، امام باڑہ روڈ ، بمبئی - ۹۰۰۰۰۴

RS. 15/=

ہدیہ

ہاویان اُمت کو آنا وقت کہاں ملا کہ وہ قیاس، مشاہدہ اور تجربہ کے بعد کسی "کلیہ" کو بناتے مگر یہ اعتراض وسیع النظر شخص کے سامنے بے وقعت ہو گا جب کہ وہ جانتا ہو کہ ہم عام لوگ و ما اوتینتم من العلم الا قليلا کے مطابق علم میں سے قلیل حصہ پائے ہوئے ہیں اور ہماری فراست ایسی نہیں کہ ہم ان ہستیوں کے علم کو چھو سکیں جو کہ راسخون فی العلم کے مصداق ہیں۔ پھر یہ کہ کتاب تمام علوم پر محیط و حاوی ہے اور یہ ذاتیں علماء کتاب ہیں جہاں سینکڑوں سالوں کی جدوجہد و کوشش کے بعد انگریزوں نے بڑی بڑی رصد گاہوں کو قائم کر کے سورج کی گردش کا پتہ لگایا۔ وہاں تقریباً ڈیڑھ ہزار سال قبل امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے سورہ یسین کی آیت وَالنَّجْمِ تَجْرِي مَسْتَقِيمًا لَهَا ذَالِك تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ سے آفتاب کی حرکت انتقالی کا استنباط فرمایا۔ اسی طرح علم ہیئت کے جملہ انکشافات جدیدہ آپ نے اپنے خطبوں میں بیان فرمائے، ملاحظہ ہو۔ الہدیت والا سلام۔

(اُردو ترجمہ از مولانا محمد یارون صاحب زنگی پوری اعلیٰ اللہ مقامہ)

سالہا سال کی تحقیق کے بعد آج خوردبینوں سے یہ معلوم ہوا کہ چھوٹے چھوٹے جراثیم میں بھی (جن کی تعداد ایک لاکھ میں چھ ہزار تک ہوتی ہے) نروادہ ہوتے ہیں اور ایک ہی جراثیم خود اپنے میں دو نونوں کو تین رکھتا ہے، تھوڑا سا درمیان میں لمبا ہو کر دو حصوں میں بٹ جاتا ہے۔ اور پھر ہر ایک حصہ ایک نئی مخلوق ہے۔ یہ یقین حال ہی میں ہوئی ہے۔ مگر معصومین علیہم السلام نے اسی مسئلہ کا حل ایک چھوٹی سی آیت سے پیش کیا۔ وجعلنا فی کل شیء زوجین کہ ہم نے ہر چیز میں جوڑے رکھ دیئے جہاں بھی لفظ شے صادق آئے وہاں زوج کا ہونا لازم ہے۔ علماء علم نباتات کی تحقیقات و فکر کے مطابق ایک ہی پھول میں اور ہر کا حصہ مذکور اور نیچے کا حصہ ٹوٹتا ہوتا ہے چنانچہ جب چتر گل سے زر گل کی دھول نچنے لگی تو گل کے دہن رحم پر

گرتی ہے تو تخم پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بار بار اور ہوتا ہے مگر کمال صنعت صناعت العالمین انسان پر ختم ہوئی اور خلقت انسان پر خود خالق نے فخر یہ ارشاد کیا کہ فتابارک اللہ احسن الخالقین اور ساری کائنات اس انسان کے لئے مسخر کی گئی۔ ذرہ سے لے کر آفتاب تک ہر چیز اسی کے لئے اور ہر چیز صحت انسانی کو برقرار رکھنے کی کوشش میں مصروف نظر آتی ہے۔

نئے علوم سے یہ امر ثابت ہے کہ جو نظام اس وقت زمینوں، آسمانوں میں کار فرما ہے وہ ایک مکمل تنظیم کے ساتھ ہر ذرے میں موجود ہے۔ ذرات کی فضا میں جو الیکٹرون دورہ کر رہے ہیں ان کا حال بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ آسمانی فضاؤں میں ستارے گردش کر رہے ہیں۔ اور جن کی رفتار منظم اور حسابی ہے۔ اسی طرح انسانی جسم میں بھی ایک نظام جاری ہے جنہی خصوصیات خلقت دنیا میں خالق حکیم علی الاطلاق نے امر کن سے ظاہر فرمائے وہ تمام اسی ترتیب کے ساتھ جسم انسان میں موجود ہیں۔ اب اس تشریح کو امیر المؤمنین کے اس شعر و مطابق فرمائیں (ان تنزعھا انگ جرم صغیر ذرۃ ذیک الطوی العالم الذکب) یعنی کیا تجھے یہ خیال ہے کہ تو ایک چھوٹا سا جرم ہے حالانکہ تیرے اندر ایک بڑا عالم سما یا ہوا ہے۔

لاحظہ ہو کہ آسمانوں اور زمینوں کی خلقت کے لئے ارشاد خدا ہے کہ انکو چھ دنوں میں خلق کیا اور آخر میں کہا کہ۔ شہ استوی علی العرش یعنی پھر اس نے اپنے عرش استوا کیا، اسی طرح خلقت انسان کے چھ مرتبہ ہیں۔ طین (مٹی)، لطفہ (مٹھنہ دجا ہوا خون)، علقہ (لو تھڑا)، عظام (ہڈیاں)، لحم (گوشت) اور پھر خلقت آخر۔ فتابارک اللہ احسن الخالقین۔ اسی لئے کہا گیا کہ دماغ انسانی آسمانوں کی مانند ہے کہ اس میں مختلف قوتیں اور افعال کے مختلف مراکز موجود ہیں۔

قرآن مجید کا علم جن کو عطا ہوتا ہے وہ تمام امراض کے علاج سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ ان کے ارشادات کے مطابق قرآن کریم کا ایک ایک جملہ ایک ایک بیماری کے لئے حتیٰ علاج ہے۔ باوجود اس کے کہ ان نفوس قدسیہ نے اصول طب وارد و آویختہ افعال و خواص کے متعلق جن امور کا اظہار فرمایا ہے وہ ہمارے لئے علم طب کا ایک بیش بہا ذخیرہ ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔

آج جب کہ مغربی دنیا نے امراض کے لئے قوت ارادی (WILL POWER) کو آخری علاج تصور کیا ہے اور ایک طبقہ گلوب اسی قوت کے اثرات کا قائل ہے ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تیرہ سو برس سے بھی پہلے اسی قوت ارادی اور اس کے اثرات کے متعلق سید الموحیدین نے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہاری دوا تمہارے اندر موجود ہے کہ تمہیں شعور نہیں ہے اور تمہیں دکھائی نہیں دیتا ورنہ کوئی حاجت ایسی نہیں ہے جو تمہارے وجود سے خارج ہو اور ہر شے تم میں موجود ہے یعنی اس طریقہ علاج کا بھی معصومین نے تذکرہ فرمایا ہے۔

حقیقی عالمان کتاب المبین جنکی طاہری زندگی تقریباً ۱۲۰۰ء (قبل از ہجرت) سے شروع ہو کر ۱۲۰۰ء تک ختم ہو جاتی ہے بشرط علم میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ دنیا کے تمام مذاہب نے اپنے قائدین اور اپنے پیشواؤں کے مذاکرہ کو ان کی دینی خدمات کی وجہ سے باقی رکھنا چاہا ہے مگر اسلام کے رہنما صرف دینی حیثیت ہی نہیں رکھتے بلکہ دنیوی نکتہ نظر سے جن اصولوں کو ان ہستیوں نے اجمالاً پیش کیا آج وہ کسی اور مذہب میں ہم کو نہیں ملتے۔ کلام مجید جس طرح کھانے پینے کے آداب، رہن بہن کا طریقہ، تجارتی ڈھنگ، آداب جنگ اور تمام دنیوی احکام کے لئے جامع ہے۔ اس طرح تورات، زبور اور انجیل میں یہ چیزیں نہیں ہیں۔ اور حقیقی علما و اراثان کتاب نے جس طرح علم حکمت، جفر، ہیئت، فلسفہ

تدبیر و معاشرت، خرید و فروخت اور دیگر مختلف علوم کے متعلق ارشادات فرماتے ہیں اس طرح کسی قائد اور پیشوا نے نہیں بتلائے۔

احکام شریعت تک کے لئے ہم کو ارشاد ہوا کہ یہ سب دنیا میں صحت انسانی کے قیام کے لئے ہیں۔ ورنہ معرفت الہی ان قیود و عبادات سے منزہ

مبرہ ہے حکم نماز و روزہ جسم انسانی کی اصلاح سے متعلق ہے۔ ادائے حقوق اور زکوٰۃ خمس کے احکام اصلاح مال کے لئے مفید ہیں۔ جہاد اپنے حقوق کی

بقا اور مذہب حق کی عملداری کا قیام ہے۔ الغرض شرعی احکامات کی مفصل لقا اور مذہب حق کی عملداری کا قیام ہے۔ ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ سر و دست توضیحات کے لئے کتاب "علل الشرائع" ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

علوم جدیدہ و عصریہ سے متعلق ایک چھوٹی سی مثال پیش کی جاتی ہے کہ وضو کے احکام میں ناک میں پانی چڑھانا آج ایک انتہائی تعجب خیز نتیجہ سمجھا کرتا ہے۔ اور وہ یہ کہ دماغ کے کیڑے سے محفوظ رہنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی نسخہ نہیں ہے۔

دماغ میں جب کیڑے پیدا ہوتے ہیں تو بڑی سے بڑی دوائیں ان کو ہلاک کرنے میں بیکار ثابت ہوتی ہیں مگر پانی کا صرف ایک قطرہ ان کا یقینی قاتل اور دافع ہے۔

شارع مقدس کے جملا احکام ہماری جسمانی اور روحانی صحت کے برقرار رکھنے کے لئے ہیں۔ گناہات طب محض خورد و نوش کی اصلاح، اعتدال معادہ اور نفسانی قوتوں کے بر محل کام کرنے کی صلاحیتوں کو معتدل رکھنے کا نام ہے چنانچہ

کلام مجید کی جامعیت ملاحظہ فرمائیں کہ ارشاد ہے کہ کھاؤ پیو اور اسراف (زیادتی) نہ کرو۔ اگر اس حکم پر انسان کا ریت نہ ہو تو عمر بھر بیمار نہ ہو۔ اعتدال جسم کو قوی کرنا ہے۔ رنگت کو صاف کرنا ہے۔ روحانی اور جسمانی طاقتوں کو زیادہ کرنا ہے۔

ضرورت کے وقت پانی کا استعمال باضمانہ برقرار رکھنا ہے اور روح و دل کو فرحت دینا ہے۔ کلام مجید نے اصل طب کا ایک جملے میں احاطہ کیا ہے۔ ایک

Presented by www.ziaraat.com

مقام پر خلقت انسانی کے متعلق ارشاد ہے کہ ”اور اللہ نے تم کو زمین سے ایک خاص طور پر پیدا کیا پھر تم کو زمین میں ہی لے جلائے گا اور (زمین ہی سے) تم کو باہر لے آئیگا۔“ (سورۃ نوح ۱۴، ۱۸) یعنی خدا نے یہاں انسان کو نباتات سے مشابہ فرمایا اور چونکہ نمونہ اور روئیدگی میں یہ مثال کامل ہے اس لئے انسان نے بھی جب امراض، علاج دریافت کرنے کی کوشش کی اور بندر کو دوسرے سانپ کاٹے بندر کا علاج نرم تنے کے پوچھے سے کرتے ہوئے دیکھا اور سانپ کو سونف کھاتے ہوئے دیکھا تو اس نے بھی اپنے علاج کے لئے فطری طور پر ”بوٹیوں“ کو پسند کیا اور پھر نباتات میں حکمت بالغہ یہ کہ ارشاد ہوا ”آپ فرمادیجئے ہر شے“ اپنے فطری طریقے پر مصروف کار ہے سُنو آپکا رب خوب علم رکھتا ہے کہ جو راہ ہدایت پر کامزن ہو“ (بنی اسرائیل ۱۰۷) اس آیت میں رب الحکیم نے لفظ ”شاکلہ“ استعمال کیا ہے اور شارحین نے اس لفظ کے معنی یوں تحریر کیئے ہیں۔

- شاکلہ :- شکل و صورت، میلان کی سمت اور جہت۔ (شرح قاموس)
- شاکلہ :- شکل، طرف، گوشہ، نیت، طریقہ، مذہب۔ (محیط المحيط)
- شاکلہ :- خلقت اور ملکہ۔ (امام محی الدین ابن عربی)
- شاکلہ :- میلان طبعی۔ (لغات القرآن محمد بن ابی بکر رازی)
- شاکلہ :- طبیعت کا میلان (معالم التنزیل علامہ لغوی)

الغرض کلام مجید کے اس کلیئے سے نباتات میں جو کچھ ہے یقیناً ہمارے لئے مفید ہے مگر چونکہ بمطابق قرآن ہمیں قلیل علم حاصل ہے اس لئے ہماری ناقص فہم و فراست حقیقی طور پر ان کے مضمحلہ اثرات پر دسترس نہیں رکھتی ہے۔ ہم نہ ہی صحیح و جامع تشخیص کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے افعال و خواص سے پوری طرح واقفیت رکھتے ہیں۔ اب شاکلہ کی مثالیں ملاحظہ ہوں۔

آخر وٹ کا مغز انسانی مغز کا ہمشکل ہے۔ اور یہ دماغ کے لئے انتہائی مفید ہے۔ امر وڈ کی صورت مثانہ سے مشابہ ہے اور امراض مثانہ کی بہترین دوا ہے۔ سی طرح انجیر، جگر اور سرطان کے لئے نفع بخش ہے۔ غناب آنکھوں کے لئے نافع ہے۔ اس طرح کی لاکھوں چیزیں مل سکتی ہیں مگر کائنات کا پورا علم کس کو ہو سکتا ہے، لیتہ کوشش اور ریسرچ کی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور پھر جب ماہیت کا علم ہو جائے جزئیات کا ادراک ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید وہ قانون طب ہے جس کے ہر امر و نہی پر عمل کرنا (حلال و حرام کا لحاظ رکھنا)، انسانی صحت کے لئے بہت ہی مفید ہے جن کے سینوں پر آں نازل ہوا۔ ان کے ارشادات کو اگر ہم نظر عمیق دیکھیں تو ظاہر ہوگا۔ کہ ان صفات کا علم الابدان بھی منجانب خدا تھا۔ (یعنی وہی تھا، چہن اعتقاد نہیں ہے کہ حسب تصریح بالا علم ابدان کلام الہی میں موجود ہے اور یہ نفوس قدسیہ و اثبات کتاب ربانی ہیں۔

جابر طاقتیں بڑے بڑے جراحوں اور جیموں سے جن بیماریوں کا علاج نہ کر و اسکیں وہاں مقدس ہستیوں کے ذرا سے ارشاد نے اس طرح مرض دفع کیا کہ لوگوں نے حیران ہو کر انگلیاں منہ میں لے لیں۔ اسکی وضاحت متوکل عباسی کے مرض سرطان کے علاج میں ملے گی دیہ واقعہ شایع حقیر کی کتاب ”صرف ایک راستہ“ میں مفصل درج کیا گیا ہے،

نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائیے کہ خلیفہ مامون رشید کی درخواست پر حضرت امام علی ابن موسی الرضا علیہ السلام امر اربط (رسالہ ذہبیہ) پر ایک رسالہ تحریر فرمائیں اور فرزند رسول، ہادی امت کے قلم سے ایسے طب کے راز ظاہر ہوں جن کو دیکھ کر بڑے بڑے اطباء و دنگ رہ جائیں۔ اس مختصر سی تالیف میں وہ

ارشادات بھی جمع کر لئے گئے ہیں۔

منصور دوانقی کے دربار میں صادق آل محمد علیہم السلام تشریف فرما تھے ایک ہندی طبیب نے اپنے علم پر ناز کیا۔ معلومات کا اظہار کیا۔ امام خاموشی سے سنتے رہے۔ ہندی نے جرات کی اور کہا کہ آپ اس علم سے ضرور استفادہ کریں۔ ارشاد ہوا کہ مجھے تیرے علم کی کوئی ضرورت نہیں۔ تیرے معلومات سے میرا علم کہیں زیادہ ہے اسے عرض کی کچھ ارشاد ہو۔ فرمایا خدا پر بھروسہ رکھ کر ہر مرض کا علاج اسکی ضد سے کیا جائے۔ یعنی گرمی کا علاج ٹھنڈک سے اور خشکی کا علاج حرارت سے خشکی کا تری سے اور تری کا خشکی سے۔ لے طبیب اہجان لے کہ معدہ بیماریوں کا گھر ہے۔ اور بہت بہترین علاج پر مہر ہے۔ اور انسان جس چیز کا عادی ہو وہی اسکے مزاج کے موافق اور سبب صحت ہوگی۔ طبیب نے عرض کیا یہی اصول طب ہے۔ ارشاد فرمایا کہ علم منجانب الہی ہے۔ کیا تو بتا سکتا ہے کہ آنسو و رطوبت کے جاری ہونے کی جگہ سر میں کیوں قرار پائی؟ سر پر بال کیوں پیدا کئے گئے؟ پیشانی بالوں سے کیوں خالی ہوئی؟ ماتھے پر خطوط و شکن کیوں ہوتے ہیں؟ دونوں پلکیں آنکھوں کے اوپر کیوں ہیں؟ دونوں آنکھیں بادام کی شکل جیسی کیوں ہیں؟ ناک دونوں آنکھوں کے درمیان میں کیوں ہے؟ ناک کا سوراخ بیچے کی جانب کیوں ہوا؟ منہ کے اوپر دونوں ہونٹ کیوں بنائے گئے؟ سامنے کے دانت تیز کیوں ہوتے؟ داڑھی جو تری کیوں ہوتی؟ اور ان دونوں کے درمیان لمبے دانت کیوں ہیں؟ دونوں ہتھیلیاں بالوں سے خالی کیوں ہیں؟ مردوں کو داڑھی کس لئے ہوتی ہے؟ ناخن اور بال میں جان کیوں نہیں دی گئی؟ دل صنوبر کا ہمشکل کیوں ہوا؟ پھیپھڑوں کو دو ٹکڑوں میں کیوں تقسیم کیا گیا، اور وہ متحرک کیوں ہے؟ جگر کی شکل محراب کیوں کیوں ہو؟ گردہ تو بیچے کی طرح پر کیوں بنایا گیا؟ دونوں گھٹنے آگے کی طرف جھکتے ہیں۔ یہ بھی

کیطرت کیوں نہیں جھکتے؟ دونوں پاؤں کے ٹکڑے بیچ سے خالی کیوں ہیں؟ اور تری میں جب اس نے مجھیرت ہو کر ان سوالات کے جوابات میں اپنی لاعلمی کا اظہار کیا تو خود ہی ارشاد فرمایا کہ:-

اگر سر میں رطوبت و فضلات کی جگہ نہ ہوتی تو خشکی کے باعث پھٹ جاتا۔ اس لئے خدا نے آنسوؤں کی روانی کا بندوبست وہاں کیا تاکہ اس رطوبت سے دماغ تر رہے اور پھٹنے نہ پائے۔ بال سر کے اوپر اس لئے آگے ہیں کہ ان کی جڑوں سے روغن وغیرہ دماغ تک پہنچ جائے۔ ان مساموں سے دماغی بخارات بھی نکلنے ہیں۔ دماغ زیادہ گرمی اور زیادہ سردی سے محفوظ رہتا ہے۔ پیشانی بالوں سے خالی ہوتی کہ اس جگہ آنکھوں میں نور پہنچتا ہے۔ اور ماتھے میں خطوط و شکن اس لئے ہوتے کہ سر سے جو پسینہ گرے وہ آنکھوں میں نہ پڑ جائے۔ جب شکنوں میں پسینہ جمع ہوتا انسان پونچھ کر پھینک دے جس طرح زمین پر پانی پھیل کر گڑھوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ اور دونوں پلکیں اس لئے آنکھوں پر قرار دی گئیں کہ آفتاب کی روشنی اسی قدر آنکھوں پر پڑے جس قدر کہ ضرورت ہو۔ تو نے دیکھا ہوگا جب انسان زیادہ روشنی میں ملندی کی جاہ کسی چیز کو دیکھنا چاہتا ہے تو ماتھے کو آنکھوں پر رکھ کر سایہ کرتا ہے۔ اور ناک کو دونوں آنکھوں کے بیچ میں اس لئے قرار دیا کہ منبع نور سے روشنی تقسیم ہو کر دونوں آنکھوں میں برابر پہنچے۔ آنکھوں کی باہمی شکل اس لئے ہے کہ اس میں سترہ اور دوائی وغیرہ آسانی سے ڈالی جاسکے۔ اگر مرتع شکل یا گول ہوتی تو اس میں سلائی لگانا یا دوائی ڈالنا مشکل ہوتا۔ اور آنکھوں کی بیماری آسانی سے نفع نہ ہوتی۔ ناک کا سوراخ بیچے کی طرف اس لئے بنایا گیا کہ دماغ کے فاضل وغیر ضروری مائع سے آسانی دفع ہوں۔ اور ہر شے کی بولسہوت دماغ تک پہنچ جائے اگر ناک کا سوراخ اوپر کی جانب ہوتا تو نہ ہی فضلات خارج ہوتے اور نہ ہی دماغ تک بول و خوشبو پہنچ پاتی۔

دونوں ہونٹ اس لئے منہ کے اوپر بنائے گئے کہ جو رطوبتیں دماغ سے منہ میں آجائیں وہ رکی رہیں اور کھانا پینا بھی انسان کے اختیار میں رہے۔ کھائے چاہے پھینک دے، مردوں کی دائرہی اس لئے ہے کہ عورت اور مرد میں تیز ہو سکے اور آگے کے دانت اس لئے تیز ہوئے کہ کسی شے کا کاٹنا سہل ہو اور دائرہیں چوڑی اس واسطے بنائیں کہ غذا کا چبانا اور پینا آسان ہو۔ اور ان کے درمیان والے دانت لمبے اس لئے بنائے کہ دونوں کے استحکام اور قیام کا باعث ستون ہوں۔ ہتھیلیوں پر بال اس لئے نہیں ہوئے کہ کسی چیز کو چھونے سے اسکی ملائی، گرمی، سردی اور سختی وغیرہ کا احساس ہو سکے اگر ہتھیلیوں پر بال آگے ہوتے تو ان باتوں کا محسوس کرنا مشکل ہو جاتا۔ بال و ناخن بے جان اس لئے ہیں کہ اس کا زیادہ بڑھ جانا خرابی پیدا کرتا ہے اور اس کی کمی حس پیدا کرتی ہے۔ اگر ان میں جان جس ہوتی تو ان کو کاٹتے وقت انسان کو تکلیف شدید ہوتی۔ دل کی شکل صنوبر کے مانند اس لئے ہے (یعنی اسکا سر پتلا اور بڑ چوڑی ہے) کہ آسانی سے پھیپھڑوں میں ٹکائے۔ اور پھیپھڑوں کو ہوا لے ملتی رہے اور ٹھنڈک پہنچتی رہے تاکہ دماغ کی طرف بخارات چھڑکے بیماریاں پیدا نہ کریں۔ اور پھیپھڑے کے دو حصے اس لئے ہوئے کہ دل ان کے درمیان میں محفوظ رہے۔ اور پھیپھڑے بطور پیکھے اس کو ہوا مہیا کرتے رہیں۔ جگر کو جھکا ہوا اور خمیدہ اس لئے بنایا گیا کہ پورے طور پر معدہ قرار لے اور اپنے بوجھ و گرمی سے غذا ختم کرے اور بخارات کو دفع کرے۔ گردے کو بویہ کے دانے کی طرح اس لئے بنایا کہ پشت کی جانب سے اس میں مادہ تولید آتا ہے اور بہ سبب کشادگی تنگی کے اس میں سے بتدریج مقوڑا تھوڑا نکلتا ہے جس کے باعث لذت محسوس ہوتی ہے۔ اگر وہ گول یا چوکور ہوتا تو اس سے یہ بات حاصل نہ ہوتی۔ اور گھٹنے پیچھے کی طرف اس لئے نہیں جھکے کہ چلنے میں آسانی ہو تاکہ انسان آگے کو ہولت کے ساتھ چل

سکے اگر ایسا نہ ہوتا تو چلنے میں انسان گر پڑتا اور دونوں قدم بڑھ سے خالی اسلئے ہوئے کہ اگر خالی نہ ہوتے تو پورا بوجھ زمین پر پڑتا اور سارے بدن کا بوجھ اٹھانا مشکل ہوتا اور قدم کے کنارے پر بوجھ پڑنے سے باسانی پاؤں اٹھا سکتے ہیں جب کوئی تھپہ منہ کے بل گرنے لگے تو پنجوں کے زور پر سنبھل سکتا ہے۔ یہ فرما کر طبیب ہندی کا ارشاد ہوا کہ یہ علم رسول، رب العالمین سے حاصل کیا ہے، اور یہ علم لدنی ہے۔“

قرآن حکیم کے عالم کا کیا کہنا۔ وہ طبیب روحانی ہوتا ہے۔ اور علم تشریح سے پوری طرح واقف۔

صادق آل محمد علیہم السلام نے نعمان سے فرمایا کہ بتا آنکھوں میں شوربت کاٹوں میں تلخی، ناک میں رطوبت، اور لبوں میں شیرینی، اس حکیم مطلق نے کیوں پیدائی؟ پھر خود ہی آپ نے ارشاد فرمایا۔

”دونوں آنکھیں چربی کی ہیں، اگر شوربت نہ ہو تو دونوں کھیل جائیں، کانوں کی تلخی رات کو سوتے وقت حشرات الارض کو کانوں میں گھسنے نہیں دیتی، ناک کی رطوبت، سانس کی آمد و رفت میں انتہائی سہولت پیدا کرتی ہے اور خوشبو و بدبو کا احساس کرواتا ہے، لب اور زبان کی مٹھاس سے انسان کو کھانے میں لذت محسوس ہوتی ہے۔

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ چار باتوں سے دوا و علاج کے محتاج نہ ہو گے۔ جب تک بھوک نہ لگے کھانا نہ کھاؤ۔ کچھ کھانے کی خواہش باقی رہنے پر کھانا ترک کر دو۔ کھانا خوب چبا کر کھاؤ۔ سوتے وقت نفع حاجت کئے کے سوؤ۔ اس مقدمہ کی عرض و غایت یہ ہے کہ خواص ناظرین اس کتاب کو نظر غائر ملاحظہ فرمائیں تو ان کو اس مختصر سی تالیف میں بہت سی کام کی باتیں دفعیہ امراض کے لئے مفید ہدائتیں ملیں گی۔ خواص طور پر طبیبوں اور معالجوں کے یہ

التاس ہے کہ مؤلف طبیب نہیں ہے مختلف کتب سے جو چیزیں جمع ہو سکتی ہیں، ان کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا گیا ہے اگر تحقیق و تدقیق کے بعد علاج الامراض میں کوئی نسخہ تشریح و تفسیر کا محتاج ہو تو اس کے فائدے سے عوام کو محروم نہ فرمائیں۔

آخر میں یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ نسخجات کی ترتیب کسی خاص نظام پر نہیں ہے اور یہ بھی ملحوظ خاطر ہے کہ عرب و عجم کے بیماریوں نے ان ادویہ کا استعمال کیا ہے اس نے بہ اعتبار مقام و ملک، مقدار و اوزان میں حکماء ہر قسم کی تبدیلی کے مجاز ہیں اور یہ تالیف ہر قسم کی تحقیق و تدقیق کیلئے ہدیہ اطباء کرام ہے (فقط)

المؤلف رضا حسین رشید ترابی مرحوم، اعلیٰ اللہ مقامہ
(بنی۔ اے)

نسخہ ہائے جامعہ

• امام علی النقی علیہ السلام نے جو دو وائے جامع ارشاد فرمائی وہ یہ ہے۔
سنبل (سنبل الطیب) ایک تولہ۔ زعفران ایک تولہ۔ قافلہ (الانجی) ایک تولہ۔
خرنق سفید ایک تولہ۔ اجوائن خراسانی ایک تولہ۔ فلفل سفید ایک تولہ۔ یعنی ہر چیز کا وزن برابر۔

اور یہ سب ایک حصہ اس کے برابر ایک حصہ یعنی چھ تولے فرنیون کو ملا کر خوب کوٹ چکان کر۔ دو حصہ یعنی بارہ تولے شہد رکھ کر فلفل سفید یعنی جھاگ اتارا ہوا، کے ساتھ ملا کر دینے کے واسطے برابر گولیاں بنالیں اور :-

(۱)۔۔۔ سانپ، بچھو وغیرہ کے کاٹے ہوئے مریض کو ایک گولی بینگ کے پانی

کیساتھ کھلائیں۔

(۲)۔۔۔ سنگِ مشائے (پتھری) کے لئے ایک گولی "گولی" کے سرق کیساتھ کھلائیں۔
(۳)۔۔۔ لقوقہ اور فالج کے لئے ایک گولی "آب مرزنجوش" (نمبھی بونی کے عرق) کے ساتھ ناک میں ٹپکائیں۔

(۴)۔۔۔ دفعِ حفقان (دول کی بے چینی اور گھبراہٹ وغیرہ) کے لئے ایک گولی "زیرہ" کے جوشاندہ کے ساتھ کھلائیں۔

(۵)۔۔۔ سردی معدہ کیلئے ایک گولی "جوشاندہ زیرہ" کیساتھ کھلائیں۔

(۶)۔۔۔ دائیں پہلو کے درد کے لئے ترکیب بالا پر عمل کرائیں۔

(۷)۔۔۔ اگر بائیں پہلو میں درد ہو تو یہی گولی "ریشہ کرفس" (ایک دو اکانام ہے) کو جوش کر دہ پانی سے استعمال کرائیں۔

(۸)۔۔۔ مرضِ سل کے لئے ایک گولی گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔

(نوٹ) ذوائیوں کو کوٹنے کے بعد بہتر یہ ہے کہ سفون کو کسی نرم لٹھی کپڑے سے چھان لیا کریں۔

(۲) روایت کی گئی ہے کہ مغزِ ابلتاس آدھا سیرتے ہی پانی میں ایک رات و دن بگاڑیں پھر صاف کر کے شہد کف گرفتہ (جھاگ اتارا ہوا) اور آدھا سیر پانی اور تین سے چھ انک روغن گل سرخ ملا کر نرم آئینہ پر توام بنالیں پھر صاف کر کے ٹھنڈا کر لیں اس کے بعد فلفل، دار فلفل، ترفہ، لوہنگ، الاچی، زنجبیل، دارچینی، جوز بولہ ہر شے ساڑھے تیرہ ماشہ لے کر کوٹ چھان کر اس میں ملائیں اور شیشے یا چینی کے برتن میں بھر کر رکھ چھوڑیں۔ بوقت ضرورت تین دن تک ۹ ماشہ روز بہار صفحہ کھالیا کریں، غلبہ سودا، غلبہ صفرا و لغم، دردِ معدہ، ہاتھ پاؤں کا پھلنا، متلی وقتے، بخار، پھپھس، بیٹ کادرد، دردِ جگر، سر کا بخار، یرقان اور مختلف قسم کے شدید بخار، دردِ مشائے،

امراض عضو تناسل ان سب بیماریوں کے لئے مفید ہوگی مگر خرد (کلفہ) مچھلی، سرکہ، سبزی کا پتھر مزیوٹا چاہیے۔ غذائیں صرف آناج ہو اور روغن کنجد (تل کائیل)۔
 (۳) ایک دن فرعون نے کل قوم بنی اسرائیل کی دعوت کی اور جو کھانا انھیں کھلایا اس میں زہر ملا دیا کہ وہ مر جائیں مگر تعالیٰ نے یہ دوا حضرت موسیٰ کے پاس بھیجی اور جب ان لوگوں نے یہ دوا کھائی تو زہر کے اثر سے بالکل محفوظ رہے۔ ترکیب دوا جو حضرت جبرئیل نے بیان کی وہ انحضرت سے اس طرح مروی ہے تھوڑا بہسن (دو ہا سیرا) چھیل کر اور پھل کر ایک پتیلی میں ڈال دیں اور اس کے اوپر گائے کا گھی اتنا ڈالیں کہ بہسن کے اوپر آجائے پھر پتیلی کے نیچے ہلکی ہلکی آہنج کریں اتنی دیر تک کہ سب روغن بہسن میں جذب ہو جائے ذرا بھی باقی نہ رہے پھر نئی بانی ہوئی گائے کا دودھ اتنا ہی کہ جتنا گھی تھا ڈال دیں اور ہلکی آہنج اتنی ہی دیر تک کرتے رہیں کہ دودھ بھی سارا جذب ہو جائے۔ اسی طرح اتنا ہی شہد کھت گرفتہ (جھاگ اٹا رہا) بیان کردہ ترکیب سے جذب کریں۔ اسکے بعد کالادانہ (اسپند حرم) تین تولہ اور فلفل سیاہ، تخم زریخاں ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ نیم گوتہ پتیلی میں ڈال کر اس کو بہسن میں خوب ملائیں پھر ایک برتن لیکر اس کے اندر وہی جھتے کو گائے کے گھی سے چکنا کر کہ یہ دوا اس میں ڈال کر چالیس دن "جو" کے کھتے یا راکھ کے ڈھیر میں رکھیں جب چالیس روز گذر جائیں تو دوا تیار ہو جائے گی۔ اس کے بعد یہ جھتی تیار ہوتی ہائے گی۔ اتنی ہی اچھی اور طاقتور ہو جائے گی۔ اور فرمایا کہ "جو" کے کھتے یا راکھ سے نکلنے کے بعد ایک مہینہ گذر جائے تو نیا دیرانا نقوہ، اندرونی بیماریاں، پرانی کھانسی، پالانہ، آنکھ کا ڈھلکا، پاؤں کا درد، ضعف معدہ، مرگی، ام الصبیان، عورتوں کا خواب میں مختلف شکلوں کو دیکھ کر ڈرنا، زرد آبی یعنی پتہ اور بلغم کی زیادتی، سانپ، بچھو کے کاٹنے کا زہر، ان سب کے لئے یکساں یہ دوا نافع ہے اور جب دو مہینے

اس پر گذر جائیں تو دانتوں کے درد اور بلغمی امراض کے لئے نہار منہ آدھے آخروشا کے برابر کھانی چاہیے۔

تین مہینے کے بعد:۔ خاڑ لوزہ، کپکپی اور آنکھوں کی بیماریوں کیلئے بہت مفید ہے۔

چار مہینے کے بعد:۔ دھندلاؤ، ضیق النفس (دومہ) والے کو مفید ہوگا۔

پانچ مہینے کے بعد:۔ درد سروالے کے لئے آدھی مسور کے دانے کے برابر یہ دوائی بنفشہ کے روغن میں ملا کر باگ میں ٹپکانا بہت مفید ہے۔

چھ مہینے کے بعد:۔ آدھے سر کے درد (درد شقیقہ) والے کے لئے یہ دوا مسور کے دانے کے برابر روغن بنفشہ میں ملا کر باگ کے اول جھتے میں جدھر درد ہو اس جگہ کے جھتے میں ہارپکانا مفید ہوگا۔

ساتھ مہینے کے بعد:۔ کان کے درد کے لئے مسور کے دانے کے برابر روغن گل میں ملا کر دینے کے اول جھتے میں اور رات کو سوتے وقت کان میں ٹپکانا بہت نافع ہے۔

آٹھ مہینے کے بعد:۔ پانی کے ساتھ اس دوا کو کھانا جزام کیلئے مفید ہے۔

نو مہینے کے بعد:۔ نیندنی زیادتی کے لئے اور سوتے میں ڈرنے اور سوتے میں بڑبڑانے کے لئے نہار منہ اور سوتے وقت مسور کے دانے کے برابر روغن تخم مولج کے ساتھ کھانا مفید ہے۔

دس مہینے کے بعد:۔ صفرا اور اندرونی بخارا، کی زیادتی اور عقل کی کمی کیلئے دانہ مسور کے برابر سرکہ کے ساتھ کھائیں اور آنکھوں کی سفیدی کے لئے نہار منہ اور سوتے وقت کھائیں۔

گیارہ مہینے کے بعد:۔ اس سودا کے لئے جو آدمی کو خوف اور وسوسہ میں ڈالتا ہے، سوتے وقت ایک چنا بھر بغیر کسی روغن کے ساتھ کھائیں۔

بارہ مہینے کے بعد:۔ پرانے اور نئے فالج کے لئے ایک چنا بھر عرق مروہ یعنی

تلسی یا ریجان کے ساتھ کھپائیں اور زیون کے تیل اور نمک کے ساتھ ملا کر سوتے وقت پاؤں میں لیں اور سرکہ، دودھ، چھاپچھ اور مچھلی کے ساتھ ساتھ قسم کی سرخی کو پختہ کریں۔
تیرہ مہینے کے بعد :- ایک چنا کے برابر عرق سداب یعنی پودینہ سے لیتی تھلی ایک گونی ہے اس میں حل کر کے رات کے اور صبح میں پینا، اندرونی درد اور عیبت حرکات مثلاً پلاہ جہ ہنستا، بار بار ناک میں انگلی ڈالنا، ڈاڑھی کے ساتھ کھیلنا اور ناخن نوچنا وغیرہ کے لئے مفید ہے۔

چودھ مہینے کے بعد :- بہتر قسم کے زہر کا اثر دہر کر کے لئے بہت مفید ہے، اگر کسی کو زہر کھلا یا کیا ہو تو تب تک کے بیج کوٹ کر جوش دے کر عمامہ ناکریں اور علی الصبح چنا کے دانے کے برابر یہ دوا اس میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے نیم کر کے اپنی پلائیں، تین تیار روز کا یہ عمل کافی ہوگا۔

پندرہ مہینے کے بعد :- امراض بادی اور سحر (جادو، ٹونہ) کے دفعیہ کے لئے بہت ہی مفید ہو جاتی ہے۔

سولہ مہینے کے بعد :- آدھے مسور کے دانے کے برابر بارش کے تازہ پانی میں حل کر کے جس شخص کی مینائی کم ہو گئی ہو اس کی آنکھوں میں صبح و شام اور سوتے وقت چار درم لگانا مفید ہوگا۔ زیادہ اندازہ میں ضرور ڈالنا ہوگا۔

سترہ مہینے کے بعد :- جذام کے دفعیہ کے لئے اس کا ایک گونہ دینا اس کے برابر ہمارے ہاتھ اور سوتے وقت گانٹ کے گھی کے ساتھ کھلائیں اور ایک گونی کے برابر بدن پر مالش کریں، اور ذرا سی دوا زیون کے تیل یا روغن گل سرخ (گلاب) میں ملا کر دن کے پچھلے پہر حمام میں جا کر ناک میں ٹپکائیں

اٹھارہ مہینے کے بعد :- چھپپ کے دفعیہ کے لئے متاثرہ جگہ کو سوئی سے امتنا کر دیں کہ خون نکل آئے اور پھر چنا بھر یہ دوا روغن بادام (کڑوے باداموں کا تیل)

یا جنوبر کے روغن میں ملا کر تھوڑی سے کھائیں اور تھوڑی سی ناک میں ٹپکائیں، اور ذرا سی دوا میں تھوڑا سا نمک ملا کر اس جگہ پر نکلیں۔

اٹیس مہینے کے بعد :- چنا بھر یہ دوا اور ایک گونی کے برابر انڈیا میں کاجیل یعنی تخم خنظل، تھوڑے سے میٹھے انار کے عرق میں ملا کر ہمارے کھلائیں، پڑانے اور جلے ہوئے بلغم اور مرض نسیان (بھول چوک) اور فراموشی کے لئے مفید ہوگی۔
بیس مہینے کے بعد :- بہرے پن کے لئے مسور بھر دوا گندرا (ایک گوند کا نام ہے) کے پانی میں حل کر کے کان میں ٹپکائیں اور تھوڑی سی سر اور ناک پر نکلیں نیز سرسما کی شکایت میں کھٹے انار کے عرق کے ساتھ مفید ہے۔

(۴) کمزوری باہ، گھٹیا، پیٹ کے درد، کمر کے درد، سر کے درد، سینے کے درد اور جسم کے پڑانے درد، دست و پاؤں، سلس البول (پیشاب کا رگ رگ کرنا یا قطرہ قطرہ ہو کر آنا)، دل کی گھبراہٹ، ذمہ، متلی وقت، معدے کے کپڑے، یرقان، زیادتی پائیں، تپ و لرزہ، نقصان و بطلان اشتہا، بھوک، کمزوری قلب و داغ کو مٹانے کے لئے نسخہ مندرجہ ذیل مروی ہے۔

ہلیہ - سیاہ - ہلیہ زرد - سقمونیا ہر ایک سوا درہ تولہ - فلفل دار فلفل -
 زخمیل سرخ - زربادو خشنخاش سرخ - سیندھانک ہر ایک - پاتولہ - ناگیس -
 الاچی - بالچھر - ستاویچو - بلسان - حب بلسان - تاج مقشر - عکرمی - مہر مٹی -
 عاقرقرا - دارچینی ہر ایک تولہ -

ترکیب :- سوائے سقمونیا کے باقی سب دواؤں کو ایک جگہ کوٹ چھانک پھر سقمونیا کو بھی علیحدہ کوٹ چھانک لیں۔ اس کے بعد بیس تولہ یعنی ہم چھٹا ناکھ دیسی شکر اور تھوڑا شہد یعنی بیس تولہ ایک پتی میں ڈال کر بقدر ضرورت یعنی ایک ڈھ پانی شرب کر کے توام درست ہونے پر باقی ادویات ملا کر معجون بنا لیں ضرور رکھے

وقت تو ماشہ نہاڑتھا اور نو ماشہ شام کو سوتے وقت کھائیں، اوپر بیان کردہ بیماریوں کے لئے مفید ہیں۔

(۵) سسکلیہ ہائے معتبر حدیث سے روایت کی ہے کہ اسمعیل ابن فضل نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں قرآنی معده (پیٹ کی گڑبڑی) اور کھانا ہضم نہ ہونے کی شکایت کی۔ امام نے ارشاد فرمایا کہ تو وہ شربت کیوں نہیں پیتا جو ہم پیے ہیں۔ اس سے کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔ اور قرآن بھی رفع ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی ترکیب یوں تسلیم فرمائی۔

سوا تین سیر منقی لے کر خوب دھوئیں۔ اور ایک برتن میں ڈال کر تانا پانی بھریں کہ منقی کے اوپر تک آجائے۔ اگر جاڑے کا موسم ہو تو تین راستہ تک بھگور کھٹیں، بعد میں مل کر اور چھان کر صاف شدہ پانی ایک پستلی میں ڈال کر اتنی دیر جوش دیں کہ دو ٹلٹ (۳۱) کم ہو جائے۔ اور ایک ٹلٹ (۳۱) پانی رہ جائے۔ پھر ایک پاؤ صاف شدہ شہد اس میں ڈال کر اتنی دیر تک جوش دیں کہ پاد بھر اور ٹھٹ جائے اس کے بعد سونٹھ، خولنجان، دارچینی، زعفران، کونگ، رومی مصطکی ہم وزن یعنی ہر ایک تین ماشہ لے کر سب کو کوٹیں اور باریک کپڑے کی تھیلی میں ڈالیں اور آگ پر اس قدر رکھیں کہ چند جوش اس دوا کے ساتھ بھی آجائیں۔ اسکے بعد نیچے آنا کر چھان لیں اور ٹھنڈا ہونے پر رکھ لیں۔ صبح و شام دو دو تولہ پی لیا کریں۔ حدیث کے راوی کا بیان ہے کہ اس کے عمل سے میرا مرض جاتا رہا۔

(۶) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک آجریہ جرنیل جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے لائے تھے جسکی ترکیب یہ ہے۔
دوسرے بسن مقشر (چھکا آٹا ہوا) پستلی میں ڈال کر دو سیر تازہ دودھ گائے کا۔ اوپر سے ڈال کر اتنی دیر جوش دیں کہ سب اس میں جذب ہو جائے، پھر

سات ماشہ بالونہ (ایک قسم کی گھاس ہے) اس میں ڈال کر خوب ہلائیں کہ قوام کے مانند ہو جائے۔ پھر ایک مٹی کے برتن میں نکال کر اسکا مٹھ خوب اچھی طرح بند کر دیں، پھر اسے شعیر (جو) کے کھتے یا صاڈا مٹی کے ڈھیر میں گاڑ دیں اور گرمی کے موسم میں دفن کریں تو جاڑے کے دنوں میں نکال لیں۔ خوراک صبح کے وقت ایک آخروٹ کے برابر رکھائیں، ہر بیماری کے لئے نافع ہے۔

(۷) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ معتزہ ذک کا سفوف دلائی راج کو دفع کرتا ہے۔ سڈے کھولتا ہے۔ لغم کو جلاتا ہے۔ پیشاب، کو بیماری کرتا ہے جو دلدرد کو نرم کرتا ہے اور مادہ تولید کو صاف کرتا ہے۔

(۸) کسی شخص نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں، ماہر مہر کو عرض کیا کہ میرے پرہوس میں ایک شہد پاد بھیلے کا ٹاپے بخون ہے۔ شاید وہ مر جائے۔ حضرت نے فرمایا اسے وہ جامع دوا کھلاؤ جو ہمیں حضرت امام رضا علیہ السلام سے پہنچی ہے پھر اس کی ترکیب اس طرح ارشاد فرمائی۔

سنبل الشیب، زعفران، قاتالہ، عاقرقما، خربزہ، سفید زہر، انج، فلفل سفید، ہر ایک، چیرا ایک، ایک تولہ، فرغوان، ۱۳، تولہ، سب کو باریک کٹ چھان شہد گرفتہ میں ملا کر خمیر بنائیں اور جس شخص کو سانپ یا بچھو نے کاٹا ہو اسے ایک تولہ کھلا کر اوپر سے آب حقیقت (مینک کا پانی) پلا دیں فوراً آرام ہو جائے گا۔
لقوہ اور فانیج کے لئے ایک گولہ، عرق مروہ (درجیان یا لسن) میں گھول کر ناک میں ٹپکائیں۔

خفقان (دل کی بے چینی و گھبراہٹ) کے لئے ایک گولی زیرہ کے

لے نام آیا، دوا ٹاپے۔

پانی کے ساتھ کھلائیں، کافی ہوگی۔

عارضہ طحال (تلی کی تکلیف) کے لئے ایک گولی ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈے سیر کے ساتھ کھلا دیں۔

اسہال (پیتے پائناؤں کی زیادتی) پر ایک گولی کھا کر آہستہ آہستہ (آس) پینا چاہیے۔ ایک جگہ آہستہ آہستہ آب سداب یا عرق مولی پینے کا حکم بھی ہوا ہے۔
(۹) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ درود قوت لوج (انٹوکی تکلیف) و درو ریح (وجع مفاصل و جوڑوں کا درد) سستی بدن، اندرونی سردی، میں ایک مٹھی مٹھی اور ایک مٹھی بجز خشک ایک صاف پتیلی میں ڈال کر اتنا پانی ڈالیں کہ ان چیزوں کے اوپر آجائے پھر ان کو جوش دے کر ایک بڑے پیالے میں سما جانے کی مقدار کے برابر چھان لیں اور محفوظ کر لیں۔ اس میں سے تھوڑا تھوڑا نام دن پیتے رہیں پھر ایک دن کا وقفہ دے کر اسی طرح عمل کریں چند دنوں میں مکمل ساندہ ہوگا۔

(۱۰) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سیاہ دانہ (سینہ) اکثر امراض کے لئے نافع ہے اور آنحضرت سے یہ طریق استعمال مروی ہے کہ اسے اکیس دانے ایک پوٹلی میں باندھ کر رات کو پانی میں بھگو دیں اور علی الصباح اس پانی کے دو قطرے صرف بائیں نتھنے میں ٹپکائیں، اسی طرح دوسرے دن بھی عمل کریں پھر تیسرے دن داہنے نتھنے میں ایک قطرہ اور بائیں نتھنے میں وہی دو قطرے ٹپکائیں مگر ہر رات نئے نئے دانے بھگوئیں۔

(۱۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ زہیب (مویز منقہ) اور آنروٹ کھائیں کہ یہ دونوں بلکہ بڑا سیر کو جلا دیتے ہیں جس سے وہ عارضہ جاتا رہتا ہے اور ریح کو دفع کرتے ہیں۔ معدے کو نرم کرتے ہیں اور گردوں کو گرم

(۱۲) ایک روایت میں ہے کہ انشم (ریشم) اور نکا ملا کر کھانے سے ریح دفع ہوتی ہے۔ سُدے باقی نہیں رہتے۔ بلغم جل جاتا ہے، پیشاب کھل کر آتا ہے۔ منہ میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔ معدے میں سختی باقی نہیں رہتی۔ نقوہ جاتا رہتا ہے۔ قوت باہ بڑھ جاتی ہے۔

(۱۳) حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ انجیر کھا اور دو قوت لوج یعنی انٹوکی کی تکلیف میں بہت مفید ہے۔ نیز اس سے منہ کی گند بھی جاتا رہتی ہے۔ ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ گنجے بدن پر مال پیدا ہو جاتے ہیں۔ طرح طرح کے درد جاتے رہتے ہیں۔

(۱۴) حضرت امام موسیٰ الرضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ صاف اور پانی شرب (شریت) جس کا پینا حلال ہے اور جس کا نام شرب، الصالحین ہے اور جس کے پینے سے صحت جسمانی کی کامل حفاظت ہوتی ہے اور مندرجہ ذیل امراض سے ایک دن اور ایک رات میں یقیناً محفوظ رکھتی ہے۔

۱۔ گلہ قسم کے بارود ٹھنڈے (فرمن) پرانے، درد جیسے نقرس (ایک شدید درد کا نام جو پاؤں کی انگلیوں سے اٹھتا ہے، اور ریح وغیرہ۔

۲۔ ہر قسم کے اعصابی اور دماغی و معدے کے درد۔

۳۔ بعض قسم کے جگر اور طحال (تلی) اور امعاء و احشاء (انٹوں) انٹوکی اور پیٹ و سینہ کے اندر کے اعضا کا درد وغیرہ۔

۴۔ اگر اس کے استعمال کے بعد پانی کی سچی خواہش ہو تو پہلے جتنا پانی پینے کی عادت ہو اس سے آدھا پینا چاہیے کہ اس عمل سے جسم تندرست رہے گا۔ اور جہاں

کی قوت بڑھ جائے گی۔

نہایت سیر۔ شہد جھاگ صاف کیا ہوا، ۲۱ تولہ۔ سوٹھ

۳ ماشہ - زعفران ۳ ماشہ - اور قنفل دارچینی، سنبل الطیب، تخم کاسنی، رومی مصطلکی، ہر ایک پونے دو ماشہ۔

ترکیب :- اول مویز منقہ سیاہ عمدہ لے کر دھو لیں اور مٹی کچھ اصاف کر لیں اس کے بعد بیج نکال کر ۹ سیر پانی میں اس طرح بھگو دیں کہ پانی چار انگل منقہ کے اوپر رہے۔ موسم سرما میں ۳ دن رات اور گرمیوں میں ایک رات دن اسی حالت میں رکھ چھوڑیں (مویز کے بھگونے کا پانی جہاں تک ممکن ہو بارش کا ہو۔ ورنہ ایسے میٹھے پانی جو ندی یا دریا جس کا منبع (چشمہ) مشرق کی طرف ہو۔ کیونکہ اس قسم کا پانی صاف اور سبک ہوتا ہے اور گرمی و سردی کا اثر فوراً قبول کر لیتا ہے۔ یہ پانی کے عمدہ خواص ہیں۔)

بھیلنے کی مدت کے بعد ایک صاف پتیلے میں ڈال کر تاجوشن دیکھ منقہ چھو کر نرم ہو جائے پھر پتیلے چولھے سے اتار کر ٹھنڈا کر لیا جائے اور منقہ کو خوب پختہ کر عرق لے لیا جائے۔ اور پھر پتیلے میں ڈال کر آیا یا لکڑی وغیرہ سے اس کی گہرائی ناپ لی جائے اور لگی آنچ پر اتنے عرصے تک بچکائیں کہ دو تہائی (۱/۲) عرق کم ہو جائے یہ اندازہ اسی تجربی پر نشانہ لگانے سے ہو سکے گا۔ اس کے بعد اس میں شہد ڈال دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ دیگر دو ڈائیاں، ہر ایک پس کر پوٹلی میں باندھ کر اس میں چھوڑ دیں، اس کے بعد لکڑی سے ناپ کر پھر نشان لگا لیا جائے اور آنچ پر اتنی دیر اور پکایا جائے کہ شہد کے برابر پانی اور جسل جائے۔ اس اثنا میں پوٹلی کو ٹھیکہ وغیرہ سے برابر دباتے رہنا چاہیے۔ تاکہ ادویات کی طاقت شراب میں آتی جائے۔ اس کے بعد پتیلے اتار کر ٹھنڈا کر کے کسی چینی یا شیشہ کے برتن میں بھر کر تین ماہ تک اسے ایک صحافت میں رکھ چھوڑیں تاکہ ڈوائیاں، ہم مزاج ہو جائیں۔ وہ شراب جس کا پینا جائز ہے، ہے۔ ذرا کہ منصف چھٹانکا، یہ شربت ایک چھٹانک سا دہ پانی میں

ملا کر کھا اکھانے کے بعد پی لیں۔

(۱۱۵) معتبر احادیث میں مختلف مقامات پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ شہد دوا ہے جامع ہے۔ (تفصیل آگے ملاحظہ فرمائیں۔)

سخنمائے امراض

منقہ صفرا (۱۱۶)

(الف) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ درد تین ہیں۔ صفرا، خون، بلغم، اور ان کے علاج بھی تین ہیں۔ صفرا کا علاج مسہل (جلاب)۔ خون کا علاج حجامت یعنی فصد وغیرہ۔ بلغم کا علاج حمام ہے۔

(ب) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے منقول ہے کہ بارہ ماہ تمام جانے سے بلغم دور ہوتا ہے اور کھانے کے بعد حمام جانے سے سودا اور صفرا رفع ہوتا ہے۔

(ج) جو یہ چاہے کہ صفرا کی زیادتی کم ہو جائے، اسے چاہے کہ روزانہ ٹھنڈا، تازہ ترین کھایا کرے۔ بدن کو راحت پہنچائے، حرکت کم کرے اور جو چیزیں مرغوب ہیں، انکو زیادہ استعمال کرے۔ ملاحظہ کریں، ص ۱۹ اور نمبر ۱۹۔ الف۔

منقہ سودا (۱۱۷)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص سودا کو جلا دینا چاہے، اسکو لازم ہے کہ تھے زیادہ کرے اور مختلف رنگوں سے فصد کھلوائے۔ فورہ ہمیشہ لگائے ملاحظہ ہو، ص ۱۹ اور نمبر ۱۹۔ ب۔

۱۱۷ دور کرنے والا۔ ۱۱۸ چانگ لٹائیں سے ایک کافر ہے، رنگ زرد، ایک انٹا کا نام ہے۔

(۱۸) علاج نابلہ خون (بلڈپریشر) :- ملاحظہ ہو نمبر ۱۶ - ایت ، اور نمبر ۱۹ - ایت ،

(۱۹) صنتقی بلغم :- (الف) ، امام دہم حضرت علی نقی علیہ السلام نے فرمایا کہ امراض کے علامات تین ہیں - صفرا ، خون ، بلغم ، ان کے علاج بھی تین ہیں - صفرا کا علاج جلاب ، خون کا حجامت ، بلغم کا حمام - ج -

(ب) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ زیادتی بلغم کو دور کرنے کے لئے رومی مصطکی ، کندر ، ابریشم ، زرنباد ، سیاہ دانہ ، برابر وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور شہد خالص میں خمیر کر لیں ، سوتے وقت ایک تانپانوزہ کے برابر کھالیا کریں - (ج) حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ :-

ہلسیہ زرد دم ماشہ ، عاقر قرحا م ، ماشہ ، رائی ، ماشہ ، کوٹ چھان کر نہار - سفید دانوں میں بطور مخن ملنے سے بلغم دفع ہو جاتا ہے - بلغم میں خوشبو آئے لگتی ہے اور دانہ میں مضبوط ہو جاتے ہیں -

(د) حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ننگھاز یادہ کر ابھی بلغم کو دور کرتا ہے - (۲۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :-

زرنباد ، سیاہ دانہ ، ابریشم ، بیٹوں دواؤں کو ہم وزن لے کر سفوف بنو لیتے تھے اور ایسی غذا کے بعد جس سے ضرر کا اندیشہ ہوتا تھا یہ سفوف تناول فرمالتے تھے کبھی کبھی پسا ہوا نمک اس میں ملا کر کھانا کھانے سے پہلے بھی نوش فرمالتے تھے ، اور یہ ارشاد فرماتے تھے کہ اگر میں صبح کو نہار منہ اس سفوف کو کھالوں تو اور کسی چیز کے کھانے کی پروا وہ نہیں رہتی ہے کیونکہ یہ معدے کو قوت دیتا ہے بلغم کو رفع کرتا ہے - اور لقوے سے محفوظ رکھتا ہے -

(ز) حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس کو یہ منظور ہو کہ بلغم

اسکے بدن سے کم ہو جائے اسے لازم ہے کہ روزانہ تھوڑی سی جوارش کمونی (دوا کا نام ہے) کھالیا کرے ، حمام زیادہ کرے ، دھوپ میں بیٹھے ٹھنڈی اشیا سے پرہیز کریں - (ب) ، ایک دوسرے مقام پر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص بہ چاہے کہ بلغم بالکل پیدا ہی نہ ہو ، اسے چاہیے کہ ایک شقال (چار ماشہ) اطر فیصل صغیر نہار منہ کھالیا کرے - ملاحظہ ہو -

۲۷ ، ۲۸ ، ۲۹ ، نمبر ۱۶ - الف +

غلبہ رطوبت

(الف) حدیث معتبرہ میں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ بن عمران علی نبینا علیہ السلام نے خدا سے "غلبہ رطوبت" کی شکایت کی ، خدا نے تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہلسیہ اور آسمانہ کے سفوف کو شہد میں ملا کر خمیر کر لو ، اور کھاؤ یہ بیان کر کے امام عالی مقام نے ارشاد فرمایا کہ اسی کو نم لگو - اطر فیصل صغیر" کہتے ہو -

(ب) حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چاہے کہ اس کا معدہ کبھی تکلیف نہ آٹھائے اس پر لازم ہے کہ کھانے کے درمیان کبھی پانی نہ پیئے کیونکہ کھانے کے درمیان جو پانی پیئے گا اس کے جسم میں رطوبت بڑھ جائے گی معدہ ضعیف ہو جائے گا اور رگوں میں کھانے کی پوری پوری قوت نہ پہنچ سکے گی - سبب یہ ہے کہ وہ کھانا لٹی سا بن جاتا ہے -

(۲۱) امراض بارو (ٹھنڈے امراض) ملاحظہ ہو - ۲۱ -

(۲۲) برودت اندرونی (اندرونی سردی) ملاحظہ ہو - ۲۲ -

(۲۳) سستی بدن :- ملاحظہ ہو - ۲۳ -

(۲۴) منقی ریاح بارو :- (الف) حضرت امام رضا علیہ السلام

نے فرمایا کہ جو شخص ریاچہ بارود کو دوڑ کر باچا ہے تو اسے لازم ہے بدن پر روغن زیتون سے
ماہش کرے جفتہ (پچکاری کے ذریعہ پاخانہ کے مقام میں دوا داخل کرنا) استعمال کرے
مقام ریاچہ پر پانی ٹھیک کرے۔

دب، کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے بادی نے سرتاپا
گھیر رکھا ہے، آپ نے فرمایا 'روغن جنیلی میں عنبر ملا کر ہار منٹھ دماغ پر ٹپکایا کرو۔
ملاحظہ ہو۔ ۱۲، ۱۱، ۱۳۔

(۱۷) اوجاع ریاچی (دب کے درد)

حضرت امام رضا علیہ السلام
نے فرمایا جو شخص ریاچی درد

سے محفوظ رہنا چاہے اسے ہر روز ایک مرتبہ اس کھانا چاہیے ملاحظہ ہو۔ ۱۳، ۱۹، ۱۴۔

(۱۶) جوش خون

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ
کاہنؤ (نپساریوں سے مل سکتا ہے) کا استعمال

جوش خون میں کمی کرتا ہے۔

(۲۵) نخرج فضلات "ناض مادہ نکالنے والا"

بدن کا میل اور
بدبو وغیرہ۔
ملاحظہ ہو۔ ۱۵۲۔

(۲۸) دافع چرک و عفونت - میل اور بدبو کو دفع کرنے والا -

ملاحظہ ہو۔ ۱۵۲۔

(۲۹) معدل و صلح مزاج

۱- مزاج کو درست رکھنے والا -

ملاحظہ ہو۔ ۱۵۲۔

(۳۰) مقوی اعضاء کبیر (اعضائے رئیسہ) ملاحظہ ہو۔ ۱۵۲۔

امراض سر

(۳۱) صداع (درد سر)

(الف) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے
فرمایا کہ صبر مقوی اور کافور ہوزنت

پس کر کہ چھان کر کے سوتے وقت ایک مرتبہ آنکھوں میں لگانا، آنکھوں کے درد،
اور سر کے درد کو ختم کرتا ہے۔

(ب) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ درد سر کے لئے روغن
کشیزہ درھنیاں کاتیل، ناک میں ٹپکائیں، ایک جگہ روغن کنجد تیل کاتیل، بھی لکھا
ہے۔ مگر دھلے ہوئے تیل کاتیل ہونا ضروری ہے۔

(ج) ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر
درد سر کی شکایت کی، آپ نے فرمایا 'حمام جا، مگر حوض میں داخل ہونے سے پہلے
سات پیالے گرم پانی سر پر ڈال لینا، مگر ہر سال پانی ڈالنے سے پیشتر بسم اللہ فرما کر کہنا۔

(د) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ صبر مقوی اور کافور ہوزنت
پس کر کہ چھان کر کے چھوڑیں اور ہر مہینے ایک مرتبہ سر سے کسی طسیرج
آنکھوں میں لگایا کریں۔ آنکھوں کی کوئی بیماری کے ساتھ ساتھ درد سر بھی کسی قسم کا
باقی نہیں رہے گا۔

(س) حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص تمام میں ایسے وقت
جائے کہ اس وقت درد سر نہ ہو اور حوض (پانی) میں گھسنے سے پہلے پانچ گھونٹ
گرم پانی پی لے تو انشاء اللہ درد سر در وقت حقیقہ کی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ ملاحظہ ہو۔
۱۳، ۱۲، ۱۱، ۳۹ اور ۲/۱۳۳۔

(۲۲) شقیقہ (آدھے سر کا درد) - ملاحظہ ہو ص ۳۱، نمبر ۳۱/۱ -
 (۲۳) ضعف دماغ (دماغی کمزوری) ملاحظہ ہو ص ۳۱ -

(۲۴) مقوی حافظہ (حافظہ تیز کرنے کیلئے)
 (الف) حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا

کہ جس شخص کو منظور ہو کہ اس کا حافظہ بڑھ جائے تو اسے لازم ہے، روزانہ تیار منٹھ ۳ توڑے مویر (منقی) کھالیا کرے۔

(ب) اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص یہ خواہش کرے کہ اس کا نسیان (بھولنے پھولنے کا مرض) ختم ہو جائے، اسے چاہئے کہ وہ تین گڑے آدرک کے مرتبہ کرے جو شہد میں پڑے ہوں، روزانہ کھالیا کرے۔ اور اس کی غذا میں کوئی نہ کوئی ایسی شے شامل ہو جس میں "رائی" استعمال ہو۔

(ج) حضرت امام علی مرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے، ایک حصہ زعفران، ایک حصہ شہد کے ساتھ ملا لیں اور روزانہ صبح کو تیار منٹھ ۹ ماشہ کھالیا کریں تو حافظہ ایسا تیز ہو جائے گا کہ لوگ جاؤ و گریں گے۔

(د) حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس درہم ۳۵ ماشہ قرنفل اور اسی قدر حرمیل (کالا دانہ، اسپند) سفید کنڈر (تیل) سفید کر لیکر سب کو پیس لیں اور حرمیل کے مواباتی تمام اشیاء کو لالیں۔ بعد میں حرمیل کو تھک سے ٹل کر اس کے ساتھ صبح کو اور شام کو ایک ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ استعمال کریں۔

(دس) ابی بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ وہ ساری چیزیں جو آپ ارشاد فرماتے ہیں ہم ان کو کیسے یاد رکھیں کہ دس درہم یعنی ۳۵ ماشہ قرنفل اور اسی قدر کنڈر لیکر بار یک پیس لیں اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا روزانہ چھالیں۔

(ص) ایک اور جگہ یہ ہے کہ سناہ مکتی، سعد ہندی، فلفل ابیض، کنڈر، زعفران، خالص ان سب اجزاء کو مساوی مقدار میں لیکر پیس لیں۔ اور چھان کر شہد کے ساتھ ملا لیں، روزانہ ماشہ سات دن تک کھائیں اگر یہ چودہ دن کھالیں تو شدت حافظہ کے باعث سارے بن جائیں۔

(ص) حافظہ کے لئے زہیب احمر منزوع العجب (مویر منقی سرخ بیج صاف کر کے) میں درہم (ستر ماشہ) سعد کو فی ۳ ماشہ، لوبان ذکر سات ماشہ، زعفران ایک ماشہ سب کو پیس کر چھان لیں اور عرق بادیان میں ملا کر خمیر کر لیں یہاں تک کہ وہ قوام معجون بن جائے۔ تیار منٹھ تین ماشہ کھائیں۔ ملاحظہ ہو ص ۳۱ اور ص ۳۶ الف۔

(۲۵) حرکات لغو :- ملاحظہ ہو ص ۳۱۔

(الف) امام ہشتم نے ارشاد فرمایا کہ شکار کردہ چوہا پونجا یا گائے کا گوشت زیادہ کھانے سے عقل میں فتور آتا ہے،

کمی عقل (۳۶)

اور ذہن بجا ہو جاتا ہے۔ اور بھول پیدا ہو جاتی ہے۔
 (ب) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خرفہ (کلف) کا ساگ کھانے سے عقل بڑھتی ہے۔ اور اس سے زیادہ نفع بخش اور عمدہ ساگ کوئی نہیں۔

(ج) اور آپ ہی نے فرمایا کہ شراب کا سرکہ دانوں کی جڑیں مضبوہ کرتا ہے۔ پریش کے کپڑے مارتا ہے۔ عقل کو بڑھاتا ہے۔ متفرقات ملاحظہ ہوں۔

(د) حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اس کی عقل زیادہ ہو جائے اسے تین ہڑیں (ہلبہ کامرتبہ) مرتبہ کی روزانہ کھانا چاہئے جو شکر کے قوام میں پڑا ہو۔ ملاحظہ ہو ص ۳۱۔

(۳۷) جنون (۳۷)
 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگو کو "سنائے" کے کل فائدے معلوم ہوں تو "سنائے" اپنے وزن

۱۰ سفید۔

سے دو چند سونے کے برابر قیمت پائے۔

سنائے کے استعمال سے چھپ، برس، پھلپھری، جزام، جنون، فالج، لاقوہ وغیرہ ہونے نہیں پاتا، اس کے استعمال کی ترکیب یہ ہے کہ سنائے کو تریخ، ہیلہ کابلی، ہیلہ زرد، ہیلہ سیاہ، ہوزن کوٹ چھان کر رکھ لیں اور ہر روز نہاڑو اور سوتے وقت (شب میں) ایک ایک تولہ کھائیں، مذکورہ بالا امراض میں نفع پائے گا۔ ایک اور روایت میں سنائے کو سب سے بہتر کہا گیا ہے۔

(۳۸) خشکی سر (سرودی)

ایک شخص نے امام رضا علیہ السلام سے یہ شکایت کی کہ مجھے اپنے سر میں اتنی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے کہ اگر یواہلک جائے تو مجھے اس بات کا خوف ہے کہ غش آجائے، آپ نے فرمایا تو کھانے کے بعد ناک میں روغن عنبر اور روغن چنبیلی ٹپکالیا کر۔

(۳۹) اصلاح دماغ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ روغن بقیعہ سے دماغ کی اصلاح ہوتی ہے۔ اور سر کا درد جانا رہتا ہے۔

(۴۰) حرارتِ سر :- ملاحظہ ہو ۲۔

(۴۱) سرسام (سر کا بخار اور دماغ کا گرم) :- ملاحظہ ہو ۲۔

(۴۲) نیند :- ملاحظہ ہو ۲۔

(۴۳) خوف، وسوسہ :- ملاحظہ ہو ۲۔

(۴۴) نیند میں ڈرجانا :- ملاحظہ ہو ۲۔

(۴۵) نیند میں بڑبڑانا :- ملاحظہ ہو ۲۔

(۴۶) اُمّ الصبغیاء (بچوں کی بیماریاں) ملاحظہ ہوں متفرقات۔

امراضِ چشم

(آنکھوں کی بیماریاں)

(۴۷) ضعفِ بصر (نظر کی کمزوری)

(الف) حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو ایک شخص نے

خواب میں دیکھا، جس کی آنکھوں کو دکھائی نہ دیتا تھا، آپ نے فرمایا کہ عتاب پیکر آنکھوں میں لگایا کر اس نے ایسا ہی کیا، مینا ہو گیا۔

(ب) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، مسواک کرنے سے آنکھوں کو پانی انا مقوف ہو جاتا ہے اور روشنی بڑھ جاتی ہے۔

(ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ کما ت (کھمبی) کے پانی کا آنکھوں میں لگانا، اور کھانا، گئی ہوئی مینائی کو واپس لاتا ہے (یعنی اندھا پن کا علاج ہے) اور درد سے شفا دیتا ہے ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۳۱ الف، ۴۸، ۵، ۴۸

۵، ۵ الف

(۴۸) دردِ چشم (آنکھ کا درد)

(الف) جناب امیر المومنین علی ابن ابی

ابی طالب علیہ السلام نے سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ آنکھیں دکھنے کی حالت میں بائیں کر وٹ لیٹنے (سونے) اور نرمہ (کھجور) کھانے سے بہتر کر دو۔

(ب) حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ تریخ (لیموں کی طرح کا پھل ہے) رات کے وقت کھانے سے آنکھیں ٹوٹ جاتی ہیں (یعنی آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے) اور بھینکا (ترچھا) ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

رج، آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مویز خالص وہ بڑا نگو جس کو درکہ یا بچوش کہتے ہیں، بدن کے پھولوں کو مضبوط کرتا ہے اور آنکھ کی ماندگی و کمزوری کو دور کرتا ہے۔

(د) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زکام کو آسان دیتا ہے جدام سے پھوڑے اور دان سفید سے۔ درجہ چشم آسان دیتا ہے، اندھا ہونے سے، کھانسی

(س) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا، ایلو، مرکی کا فور مساوی وزن لیکر پیس کر کر پھینچان کر کے آنکھوں میں لگاؤ کہ آنکھوں کے درد کو دور کرتا ہے اور بصارت کو قوت دیتا ہے۔

(ذ) حضرت اباعبداللہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک عدد ہلیہ زرد سات دانے کالی مریچ میں کر کر اور پھینچان کر کے آنکھوں میں لگاؤ مفید ہوگا۔

(س) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے بحیر ابن سفیل نے آنکھوں کے درد کی شکایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ کھانا کھا کر، ہاتھ دھونے کے بعد وہی ہاتھ آنکھوں پر پھیر لیا کرو۔ (ص) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منقول ہے کہ دیملان جو ایک قسم کی گھاس ہے بہشت کی اور اسکا عرق آنکھوں کے درد میں حید مفید ہے۔

(ط) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں کسی شخص نے آنکھوں کے مرض کی شکایت کی، آپ نے فرمایا، جلد وار اور کافر برابر لے کر سرمہ تیار کر لو اور پھر استعمال کرو۔ (ع) حضرت امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہلیہ زرد ایک عدد پیس کر خلابو اور پھر آنکھوں میں لگاؤ۔

(ف) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب آنکھوں کے متعلق کو فٹھ شکایت ہو تو پھلی کھانے سے نقصان ہوتا ہے، اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر آنکھوں پر نلنے سے آشوب چشم نہیں باقی رہتا۔ اسی طرح جمعرات اور جمعہ کے دن

تاخن کاٹنا اور مویں کترنا، آنکھوں کے دکھنے سے محفوظ رکھنا، ملاحظہ ہو نمبر ۱۳۲، ۱۳۳۔
جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تازہ مچھلی باقائدگی سے اور مسلسل و

(۲۹) ماندگی اور چشم

ہمیشہ استعمال آنکھوں کی جربی کو گھلا دیتا ہے۔ ملاحظہ ہو نمبر ۴۸ ج - ۱۱۶۔
(۵۰) روہ چشم (سفیدی و اضطراب) کے کسی شخص نے آنکھوں کی سفیدی

کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ میرے جو رجوڑ میں درد رہتا ہے اور دونوں میں ہی درد رہتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تم یہ تین دوائیں لے لو۔ فلفل سفید، دار فلفل، دو ٹونگو سات سات ماشہ اور صاف سمراؤن شاو در تین ماشہ، پھر ان تینوں چیزوں کو مسیکر اور ریشی کر کے چھان کر، دونوں آنکھوں میں تین تین سلامیاں لگا کر ایک گھنٹہ تک صبر کرو۔ اس عرصہ میں سفیدی بھی برطرف ہو جائے گی اور آنکھ کا جو زائد گوشت بڑھ گیا ہے۔ وہ بھی دور ہو جائے گا، اور درد و اضطراب کو بھی سکون ہوگا۔ اس کے بعد آنکھوں کو ٹھنڈے پانی سے دھو کر معمولی سرمہ لگاؤ۔

(۵۱) ڈھلکہ :- ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۴، ب، ۱۳۳، ۵۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کسی نے سفیدی چشم کی شکایت کی، آپ نے فرمایا کہ طوطیاں ہندی (ذیلا تو تھا) اقبسیاؤ طلائئ

(سونا کھی) ہلیہ زرد، نمک اندرائی، سرمہ اصفہانی۔ سب کو ہوزن لیکر علیحدہ علیحدہ بارش کے پانی میں حل کر کے ملا دیں، اور آنکھوں میں لگائیں سفیدی کو قطع کرے گا۔ آنکھ کے زائد گوشت کو صاف کر دیگا۔

(د) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ آنکھوں کی پٹیوں میں جو

سفیدی آجاتی ہے۔ اس کے لئے دہانہ فرنگ (ایک پتھر کا نام ہے) پس کر آنکھوں میں لگانا بہت نفع بخش ہے۔ ملاحظہ ہو (نمبر ۵۰)۔

(۵۳) دہندا کی :- ملاحظہ ہو نمبر ۳۔

(۵۴) امراض حشیم (جملہ متفرق)

ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ

قُسط (کُٹ) مرد (ایک گھاس خوشبودار بوٹی کی طرح ہوتی ہے) کندہ گھس کر آنکھوں میں لگانا آنکھوں کے لئے موجب شفا ہے۔

(۵۵) یرقان (آنکھوں کی زردی)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کو یرقان ہے بچنا منظور ہوتا ہے لازم ہے کہ کسی بند مقام کا دروازہ کھلے تو فوراً اندر داخل نہ ہو۔ اور سردیوں کے موسم میں کسی بند مکان کا دروازہ کھول کر باہر نہ نکلے ملاحظہ ہو نمبر ۴۱۔

امراض گوش

(کانوں کی بیماریاں)

(۵۶) ریم گوش (کان میں آؤ پر پیکامرض)

حضرت امام جعفر صادق

کے کسی نے کان کے درد کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ میرے کان کو خون اور تیل بہت نکلتا ہے آپ نے فرمایا، بہت پرانا پنیر تھوڑی مقدار میں لیکر عورت کے دودھ میں ملاؤ۔ پھر آگ پر گرم کر کے اس کے چند قطرے درد والے کان میں ٹپکاؤ۔ نفع پہنچے گا۔

(۵۷) درد گوش (کان کا درد)

(الف) حضرت امام رضا نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اس کے کان

میں کبھی درد نہ ہو۔ لئے چاہئے کہ سوتے وقت کان میں روٹی کھ لیا کرے۔

(ب) چھٹے امام نے فرمایا کہ کان کے درد کی شکایت کو دور کرنے کیلئے پرانا پنیر مسل کر اس میں عورت کا دودھ ملائے اور آگ پر نرم کر کے چند قطرے کان میں ڈالے۔

(ج) ایک روایت میں کان کے درد کے لئے پو بھی منقول ہے کہ تیل اور راتی ہوزن لے کر دونوں کو علیحدہ علیحدہ کوٹیں پھر دونوں کو ملا کر تیل نکالیں اور اس تیل کو ایک مٹی میں بھر کر اس میں لوہا گرم کر کے داغ دیں یعنی اس میں بھجالیں۔

بوقت ضرورت دو قطرے کان میں ٹپکا کر روٹی رکھ لیں تین دن کے استعمال کے آرام ہو جائیگا۔

(د) ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ سداب کو روغن زیتون میں چسکا کر اس کے چند قطرے کان میں ٹپکائیں، ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۵۶۔

(۵۸) بہہ سہا پن :- ملاحظہ ہو نمبر ۳۔

امراض بینی

(ناک کے بیماریاں)

(۵۹) زکام

(الف) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ زکام خدا کے شکروں میں سے ایک شکر ہے جس کو وہ

جسم کی کثافتیں دور کرنے کے لئے بھیجتا ہے۔

(ب) کئی روایتوں میں ہے کہ اس کا علاج نہیں کرنا چاہئے۔ مگر ایک روایت

میں اس کا علاج بھی دار دوسے کہ سوتے وقت زکام کے لئے روغن بفتہ میں روٹی
ترک کر کے اپنی جائے پاخانہ میں رکھے کہ عیال زکام کو دفع کرتا ہے۔

(ج) ایک روایت میں فرمایا کہ چھڑتی سیاہ دانہ اور تین رتی عشم
گاؤزبان سفوف کر کے بطور نسوار استعمال کریں زکام جاتا ہے گا۔

(د) حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جسے منظور ہو کہ جاڑے جاڑے کبھی
زکام نہ ہو تو وہ تین حجیمہ شہد روزانہ پنی لیا کرے اور جو شخص گرمی کے موسم میں زکام
سے بچنا چاہو اسے لازم ہے کہ دھوپ میں بیٹھنے سے بچے اور ہر روز لکڑی یا کھیر اٹھایا کرے۔

(س) اور یہ بھی فرمایا کہ نرس کے پھول کا سونگھنا بھی جاڑے میں زکام نہ ہونے دیکھا۔
(ز) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مرز بخوش (دونام روا) کا سونگھنا
دافع زکام ہے۔

امراض دہن

(منہ کی بیماریاں)

(۶۰) گگنت زبان (مقتطاپن) بزمانہ مامون رشید خلیفہ
عباسی، ایک تاجر کو راستہ

میں چوروں نے ٹوٹ لیا اور اس کو برف میں گھیر دیا، اس کے بعد راہبجروں نے
اُسے برف سے نکالا۔ اس کا سر برف سے بہت ضرر رسیدہ ہو گیا تھا، بستی میں آکر
لوگوں نے مختلف معالجات اور طبیبوں سے اس کا علاج کروایا، تکلیف تو دور
ہو گئی مگر اس کی زبان آئینہ گئی تھی کہ بات کرنا دشوار تھا۔ تمام حکیموں نے اس
شکایت کو علاج قرار دے دیا تھا۔ اسی عالم میں ایک روز خواب میں کیا دیکھتا

ہے کہ سلطان علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام تشریف فرما ہو رہے ہیں۔ اس بارگاہ امام
میں اپنے مرض کا تذکرہ کیا۔ ارشاد ہوا کہ صعتر زیرہ، نمک ہوزن کوٹ کر منہ میں رکھ لے،
جب یہ مریض خواب سے بیدار ہو تو اس کا خیال نہ رہا۔ اس کے تھوڑے دن بعد ہی
مامون رشید کے حکم سے حضرت امام رضا علیہ السلام بعہہ اور ابواز کے راستے شہر مرو
تشریف لے جا رہے تھے کہ خراسان میں منزل ریا پر جب حضرت کا نزول اجلال ہوا
تو اس تاجر نے اپنی کیفیت پھر عرض کی، ارشاد فرمایا کہ دوا تو بتلا دی گئی تھی پھر کیوں
عمل نہیں کیا، پھر اس کے اصرار پر اور خواہش پر دو بارہ نسخہ ارشاد ہوا جس کا استعمال
کرتے ہی اس کا منہ درست ہو گیا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کا منہ دکھتا

(۶۱) قلاع دہن (منہ آنا)

ہو۔ یا دانتوں سے خون نکلتا ہو۔ یا دانتوں میں درد ہو۔ یا منہ آیا ہو۔ اور چھاؤں
کی رنگت سرخ ہو تو ایک پتکا ہوا جنطل (اندھین) لاکر اسے گل حکمت کر کے سر کی طرف
اس میں ایک سوریخ کر کے چاقو یا کیل کے ذریعہ اس کا تمام گودا نکال کر شراب سے
بنا ہوا سرکہ تیز اس میں بھر کر آگ پر رکھ دین جب خوب جوش آجائے تو اٹھا کر احتیاط
سے رکھ چھوڑیں۔ اور ضرورت کے وقت ایک ناخن بھر اس میں سے توڑ کر دانتوں
اور منہ میں لیں اور اس کے بعد سرکہ سے کلی کر ڈالیں کہ اس سرکہ کو جو جنطل میں
پتکے سے کسی شیشی میں علیحدہ رکھ چھوڑیں یا اسی جنطل میں مگر اس کا خیال ضرور
رہے کہ یہ جتنا پرانا یا خشک یا کم ہو جائے اتنا اس میں اور ملا دیا کریں۔ یہ دوا جتنی
پرانی ہوتی جائے گی اتنی ہی طاقتور ہوتی جائے گی۔

ملاحظہ فرمائیں

نمبر (۶۱)

(۶۲) اکلۃ الفم (منہ کا پک جانا یا پھول جانا)

گندہ دہنی (منفہ کی گندگی اور بدبو)

کسی نے حضرت امام علی النقی علیہ السلام کو

گندہ دہنی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا خرمائے یزنی کھا کر اوپر سے پانی پی لیا کر۔ اس عمل سے گندہ دہنی جاتی رہتی اور وہ موٹا تازہ بھی ہو گیا۔ جب رطوبت اس کے مزاج پر غالب آگئی تب رطوبت کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ خرمائے یزنی کھا کر اوپر سے پانی مت پیا کر۔ اس پر عمل کرنے کے بعد بعض بالکل تندرست اور صحیح المزاج ہو گیا

ملاحظہ ہو۔ نمبر ۱۲، ۱۳، ۱۹ ج ۶۶ الف۔

نوٹ :- کسی فائدہ بخش دوا کا بھی زیادہ مدت تک بلا ضرورت استعمال یقینی مضر ہوتا ہے۔

روئیدگی دندان (دانتوں کا اگنا)

معتبر حدیث میں ابراہیم بن نظام سے

منقول ہے کہ مجھے راستہ میں چوروں نے گرفتار کر لیا اور گرم گرم فالودہ میرے منہ میں ٹھوس دیا۔ پھر میرے منہ میں برف بھری جس سے میرے سارے دانت گر گئے۔ خواب میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ امام پاک نے فرمایا کہ سعد (ناگر موٹھا) اپنے منہ میں رکھا کر تیرے دانت پھر آگ آئیں گے۔ اس خواب کو دیکھ کر کوئی زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ امام علیہ السلام ہماری سستی میں وارد ہوئے خراسان کا ارادہ تھا میں حضرت کی خدمت میں دوڑا گیا اور اپنی کیفیت عرض کی، آپ نے وہی ارشاد فرمایا جو خواب میں فرما چکے تھے۔ حسب ارشاد تعمیل کرنے سے از سر نو میرے دانت نکل آئے۔

استحکام دندان (دانتوں کی مضبوطی)

حضرت امام رضا نے فرمایا جو شخص

پہلے کہ اس کے دانت خراب نہ ہوں۔ اس کو چاہیے کہ میٹھی چیز کھانے سے پہلے

روٹی کا سوکھا ٹکڑا کھا لیا کرے، ملاحظہ ہو نمبر ۱۹ ج ۳۶ ج ۶۶ الف۔

درد دندان (دانتوں کا درد)

(الف) حضرت امام رضا نے فرمایا جو شخص اپنے

دانت اور منہ صاف اور خوشبودار رکھنا چاہی اور کورٹھوں کی مضبوطی کا خواہشمند ہو اور دانت کے کپڑوں سے پینا چاہے اس کو چاہیے کہ مسواک کرے اور اس کے لئے درخت جال (ہندوستان اور پاکستان میں پبلو کا درخت کہا جاتا ہے) کی شاخ عمدہ چیز ہے مگر اس میں اعتدال شرط ہے کیونکہ اس کی کثرت یعنی زیادہ استعمال دانتوں کو پتلا اور جڑوں کو بولدا کر کے دانتوں کو بڑا دیتا ہے۔

(ب) اور یہ بھی فرمایا کہ ایک وقت میں معدہ کے اندر آٹے اور مچھلیاں رکھنے نہ ہونے پائیں کہ اس سے نقرس، قویح، بواسیر اور ڈاڑھ کا درد پیدا ہوتا ہے۔ (ج) اور یہ بھی فرمایا کہ گرم یا میٹھی چیزیں کھانے کے بعد ٹھنڈا پانی پینے کی عادت سے اجتناب کر جاتے ہیں۔

(د) جو شخص اپنے دانتوں کی حفاظت چاہے اس کو مندرجہ ذیل منجن استعمال کرنا چاہیے "شاخ گوزن سوختہ، کزمانج (جباؤ کا پھل)، سعد کوفی (ناگر موٹھا)، گل سرخ (گلاب)، سنبل الطیب، حب الاشل (ماین خورد)" ایک ایک حصہ، پتھری نمک چار حصہ سب کو خوب باریک پیس کر بطور منجن استعمال کیا جائے۔ اس سے دانت اور ان کی جڑیں تمام آفات ارضی سے محفوظ رہتی ہیں۔

(ه) جو شخص دانتوں کو محض صاف اور سفید ہی رکھنا چاہے وہ یہ منجن استعمال کرے۔ "نمک اندرائی ایک حصہ اور کف دریا (سمنڈری جھاگ) ایک حصہ، دونوں چیزیں کو ملا کر کوٹ پیس کر منجن بنا کر استعمال کریں۔

(و) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ دانتوں کے درد کیلئے سعد (ناگر موٹھا)

ملنا چاہئے، نیز فرمایا کہ شراب سے تیار کیا ہوا سرکہ استعمال کرنے سے دانتوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔

(ذ) حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حمزہ ابن طیار حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں ہائے وائے کرنا ہوا آیا اور آپ کے دریافت کرنے پر عرض کی کہ یا ابن سواد اللہ دانتوں کے درد سے مراحا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پچھنے بگو الو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، آرام ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: کوئی نئے "پچھنے" لگوانے اور شہدے زیادہ مفید نہیں ہے۔

(ح) ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا کہ دانتوں کے درد کے لئے ایک دانہ حنظل لے کر حصیل ڈالیں پھر اس کا تیل نکالیں اگر کسی کے دانتوں کو کیڑے نے کھوکھلا کر دیا ہو تو تواتر تین راتیں اس روغن کے چند قطرے دانتوں میں ٹپکا کر تھوڑی روٹی اس روغن میں سر کر کے ان دانتوں میں رکھ لے جن میں درد ہے، اور پھر چیت سو جائے۔ اور اگر کسی کے دانتوں کی جڑوں میں درد ہو تو جس رخ کے دانتوں میں درد ہو اس طرف کے کان میں دو، دو، تین، تین، قطرے اس روغن کے ٹپکانے سے چند روز میں آرام ہو جائے گا۔ ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۵۰، ۶۱۔

(۶۷) صفائی دند ان :- ملاحظہ ہو نمبر ۶۶، الف، ۶۶، ۸۱۔

(۶۸) گرم دند ان (دانت کے کیڑے) :- ملاحظہ ہو نمبر ۶۶، الف۔

(۶۹) خون دند ان (دانتوں سے خون بہنا) :- ملاحظہ ہو نمبر ۶۱۔

(۷۰) دردِ گلو (گلے کا درد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ گلے کے درد کیلئے دودھ

پینے سے زیادہ نفع بخش کوئی چیز نہیں ہے۔

امراضِ صد

(سینے کے بیماریاں)

(۹) ذاتِ الصدر (سینے کا ورم) :- ملاحظہ ہو نمبر ۳۔

(مشہور بیماری ہے جسے اور قلب کے درمیان

ذاتِ الجنبِ راست

کے پردے میں ورم آجاتا ہے، اگر ورم دائرہ جانی جانب ہو تو اس کا علاج یہ ہوگا، حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کو سدا، برسوے وہ بیرونی اور اندرونی دردوں سے اور ذاتِ الجنب سے محفوظ رہے گا، غلط ہو نمبر ۱۔

(۱۰) ذاتِ الجنبِ چپ (بائیں طرف کا ورم) ملاحظہ ہو نمبر ۱۰۔

امراضِ قلب

(دل کی بیماریاں)

حضرت امام رضا نے ارشاد فرمایا کہ چار چیزیں

(۱۱) منفخِ قلب (دل کو فرحت دینے کیلئے)

باعث کثافت قلب ہیں (۱) خوشبو لگانا (۲) شہد کھانا (۳) سواری کرنا (۴) سبزہ
ملاحظہ ہو۔ نمبر ۱۴۳ م۔

(۷۵) دافع ضعف قلب

(دل کی کمزوری کو دور کرنے کیلئے) ایک روایت میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جدوار (نریس) اور کافور ہوزن لے کر سترہ بنا کر آنکھوں میں لگانا نہ صرف دافع درد چشم ہے بلکہ اس آنکھوں کو آوردل کو قوت بھی پہنچتی ہے ضعف جاتا رہتا ہے۔
(ب) حضور سے مروی ہے کہ ترخ شہد میں ملا کر نہار منہ کھانا باعث قوت قلب ہے۔ ملاحظہ ہو نمبر ۴۔

(۷۶) دافع اختلاج قلب (دل کی دھڑکن) :- ملاحظہ ہو نمبر ۴۔

(۷۷) دافع خفقان (گھبراہٹ و بے چینی) :- ملاحظہ ہو نمبر ۸۔

(۷۸) محبت قلب (دل کو جلا بخشنے والا)

کھانے سے دل کی جلا بڑھتی ہے اور اندرونی امراض کو سکون ہوتا ہے۔
(۷۹) ریج قلب :- ملاحظہ ہو نمبر ۷۔

امراض جگر

(۸۰) دافع درد جگر :- ملاحظہ ہو نمبر ۲ اور نمبر ۱۳۔

(۸۱) دافع قرعہ جگر (زخم جگر کا علاج) :- حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

منقول ہے کہ حضرت حزقیل نبی کے جگر میں قرعہ (زخم کھاؤ) پیپ پڑا تو انہم پڑ گیا تھا انہوں نے دعا کی، حق تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ انجیر کا دو دھاپے پر (باہر کی طرف) لگاؤ پچھلے انھوں نے ایسا ہی کیا اور ان کو آرام ہو گیا۔

(۸۲) عطش صفرط (پیس کا زیادہ لگنا) :- ملاحظہ ہو نمبر ۴۔

امراض یہ

(پھیپھڑوں کی بیماریاں)

کھانسی

(الف) کلینی نے حدیث حسن روایت کی ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کھانسی کی شکایت کی، آپ نے فرمایا، تھوڑی سی انجان رومی (درخت بیگ کے بیج) اور اس کے برابر مصری کا سفوف بنالے اور ایک دو دن کھائے۔ اس کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا، ایک ہی دن میں کھانسی جاتی رہی۔

(ب) کسی شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں کھانسی کی شکایت کی، آپ نے فرمایا۔ فلفل سفید، فرنیون، خربق سفید، قاقہ، زعفران، ایک ایک حصہ زراہینج و وحصہ ان سب کو باریک پیس کر تھیمی کپڑے میں چھان کر تمام ادویہ ہونین شہد خالص (جھاگ اٹلدا ہوا) ملا کر گولیاں بنا لو۔ کھانسی کے لئے خواہ نئی ہو یا پرانی

سوتے وقت ایک گولی عرق باہیان نیم گرم کھیلا کر۔ ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۴، ۵۔
(۸۲) ضمیق النفس (دومہ) :- ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۴۔

(۸۵) مرض سبل :- (الف) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے

فرمایا کہ مچھلی کی زیادتی مرضِ سبل پیدا کرتی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اگر سبل ہو تو چاروں
کی روٹی سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔

(ب) ایک اور مقام پر ارشاد ہوا ہے کہ سبل والے کے لئے چاول اور جو (ملا کر)
کی روٹی سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔

(ج) ایسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد ہوا ہے کہ اسہال دُست آنے کی بیماری
اور سبل والے کے لئے جو کی روٹی سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے اور یہ ہر قسم کے
کوبدن سے دُور کرتی ہے۔

(د) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کسی شخص نے مرضِ سبل کی شکایت کی
آپ نے فرمایا کہ سبل الطیب، الابحی، عاقر قرحا، اجوائن خراسانی، خربزہ سفید، فلفل
سفید، ہر ایک ایک تولہ، اور فرقیون تمام بیان کردہ دوائیوں کے گل کا دگنا وزن
یعنی چودہ تولہ لے کر باریک پیس کر ریشم کے پٹے میں چھان کر شہد کھن گرتہ (جھاگ
دُور کیا ہوا) میں بلالو، خوراک دو ماشہ برابر گرم پانی کے ساتھ استعمال کرو چنانچہ ایسا
ہی کرنے پر آرام ہو گیا۔ ملاحظہ ہو نمبر ۱۔

(۸۶) حقے :- ملاحظہ ہو نمبر ۲۔

(۸۷) صتلی :- ملاحظہ ہو نمبر ۲، ۳۔

امراضِ معدہ و معا

(معدے اور آنتوں کی بیماریاں)

(۸۸) فواخِ امعاء (آنتوں کو وسعت دینا) :- (الف) منقول ہے کہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ برنج (برنگ مشہور دوا ہے) کا استعمال
پیٹ کی آنتوں کو وسعت بخشتا ہے اور بڑا سیر کے لئے مفید ہے۔

(ب) اور یہ بھی فرمایا کہ غورہ خرماد کچی کھجور (بھی امعاء پیٹ کی آنتیں) کو فراخ
کرتا ہے۔

(۸۹) قونج (سول)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے
فرمایا کہ ہندبہ (کاسنی) کے ساتھ پیئے اور

گدو قونج سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو نمبر ۹، ۱۳، ۱۶، ۲۶ ب۔

(۹۰) پیچش

(الف) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ پیش
کے لئے آخر دُٹ کو آگ پر بھون کر اسکا چھلکا پھینک دو

اور مغز کھا لو۔

(ب) ایک روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے پیچش کے درد کی شکایت کی، آپ نے فرمایا، گل ازمنی بھنی آج پر بھون کر
سفوف بنا کر کھا لو۔

(ج) دوسری حدیث میں یہ ہے کہ بزر قطنونا (اسپغول) صمغ عربی (ہبول یعنی
کسیر کا گوند) اور گل ازمنی کو بھون کر کھا لو پیچش جاتی رہے گی۔

(د) پیچش کے لئے حضرت امام رضا علیہ السلام نے بھی آخر دُٹ بھون کر پھیل کر
کھانے کے لئے ارشاد فرمایا ہے ملاحظہ ہو نمبر ۲۔

(۹۱) اسہال (دست آنا)

(الف) چند حدیثوں میں حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سے منقول

ہے کہ اسہال سے محفوظ رہنے کے لئے تھوڑے سے چاول دھو کر سایہ میں خشک
کر لیں پھر آگ پر رکھ کر بھون لیں اور پھر بھر بھرے (درد را) کوٹ لیں۔ اور

علی التَّبَاح اس میں سے ایک مٹھی کھالیا کریں۔

(ب) ایک دوسری حدیث میں یوں بھی ہے کہ تھوڑے سے چاول ایک پیتلی میں الکر جوش لے لو۔ اور چار پانچ پتھر کے ٹکڑے الگ الگ میں سرخ کر کے ایک پیالے میں الکر اوپر سے ایک تیز رفتار گھوڑے کی چربی ان پتھروں کے ٹکڑوں میں ڈال کر دوسرے پیالے سے ڈھک دو کہ اس کا بخار نہ نکلنے پائے۔ اور فوراً حرکت دو کہ سب چربی گھل جائے اور جب چاول پک جائیں تو پگھلی ہوئی چربی ان چاولوں پر ڈالیں اور پھر کھالیں۔ ملاحظہ ہو نمبر ۸، ۸۵ ج۔

(۹۲) محلل موادِ معدہ (معدے کے فاسد مادوں کو تحلیل کر نیکاً علاج)

(الف) ایک روایت میں ہے کہ زیادہ اٹکے کھانا اور مسلسل استعمال کرنا، تلی میں ایک بیاری جس کا نام ظال ہے پیدا کرتا ہے اور معدے کے مٹھ میں درد پیدا کرتا ہے۔ (ب) حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جسے یہ منظور ہو کہ اسے نان دھرن یا لٹ کی شکایت نہ ہو تو اسے چاہئے کہ جب وہ سر میں تیل لگائے، نان میں بھی لگا لیا کرے۔ یعنی پیٹ کی توندی میں۔

(۹۳) ملین معدہ (معدہ کو نرم رکھنے یا قبض دور کرنے کا طریقہ) :-

ملاحظہ ہو نمبر ۱۱، ۱۱، ۱۲۔

(۹۴) دردِ معدا :- ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۱۳۔

(۹۵) قراقرم معدہ (معدہ کی گرد گردیاٹھس ٹھس) کسی نے حضرت امام جعفر صادق سے

فر فر معدہ کی شکایت کی، آپ نے فرمایا کہ کالا دانہ (اسپینڈ) شہد میں ملا کر کھا لو۔

ملاحظہ ہو نمبر ۴، ۵۔

(۹۶) بروودت معدا (معدے کی سردی) :- ملاحظہ ہو نمبر ۱۔

(۹۷) ضعفِ معدہ (معدے کی کمزوری) امام جعفر صادق

سے ضعفِ معدہ کی شکایت کی، آپ نے فرمایا مجراہ (دکھن کی مانند ایک گیاه یعنی گھاس ہے جسے فارسی میں میوزرہ کہتے ہیں) ٹھنڈے پانی کیساتھ کھا لو۔ (ب) حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اس کا معدہ کبھی تکلیف نہ پائے اسے یہ لازم ہے کہ کھانے کے درمیان پانی نہ پئے کیونکہ کھانے کے درمیان پانی پینے سے جسم میں رطوبت بڑھ کر معدہ ضعیف ہوگا۔ زکریا پوری قوت نہ پہنچ سکے گی ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۱۹، ۲۰۔

(۹۸) ضعفِ ہضم (کمزوری ہاضمہ) :- ملاحظہ ہو نمبر ۵۔

(۹۹) کسی اشتہا (جھوک کی کمی) :- ملاحظہ ہو نمبر ۴۔

(۱۰۰) تحفظِ ضررِ غدا (غذا کے نقصان سے بچاؤ) ملاحظہ ہو نمبر ۱۹، ۲۰۔

(۱۰۱) مفتخ سدا (سداؤں کا علاج) ملاحظہ ہو نمبر ۲، ۱۷۔

(۱۰۲) گرم معدہ (معدے کے کیڑے) (الف) حضرت امام رضا

شراب سے بنایا گیا ہو اس کے استعمال سے پیٹ کے کیڑے مارتے ہیں۔

(ب) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص سوتے وقت سات دانے خرما کے مجھو کھائے اگر اس کے پیٹ میں کیڑے ہوں گے تو وہ مارتے جائیں گے ملاحظہ ہو نمبر ۴، ۳۶ ج۔

(۱۰۳) دردِ شکم (پیٹ کا درد) :- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے، حضور نے فرمایا، تھوڑا سا شہد گرم پانی میں ملا کر پی لو۔ ملاحظہ ہو نمبر ۲، ص ۱۳۳ - ۲

امراضِ طحال

کلیہ و مثانہ

(تلی گُردے اور مثانہ کی بیماریاں)

(۱۰۳) عظمِ طحال (تلی کا بڑھ جانا) (الف) ایک شخص نے حضرت

سیدنا عطاء اللہی کی شکایت کی آپ نے فرمایا، تیرہ برسوں کی قسم کا ساگ (وغن عربی) آت جو کاتیل) میں پکھڑے تلی کا مرض ہے، اسے تین دن کھلائیں آرام ہو جائیگا۔

(ب) حضرت مہینسی کاظم علیہ السلام کے غلاموں سے ایک کو تلی کی شکایت تھی حضرت کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا، اسے تین دن تیرہ کھلاؤ۔ پانچ اس کو کھلا یا گیا اور اسے آرام ہو گیا۔ ملاحظہ ہو نمبر ۸، ص ۹۲ - الف -

(۱۰۵) وجعِ طحال (تلی کا درد) - ملاحظہ ہو نمبر ۱۳ -

(۱۰۶) اوجاعِ احشاء (اندرونی اعضا، مثل کلیجہ، دل، معدہ، تلی وغیرہ کے درد) - ملاحظہ ہو نمبر ۱۴ -

(۱۰۷) محجورِ کلیہ (گردے کی تکلیف سے بچاؤ) - ملاحظہ ہو نمبر ۱۱ -

(۱۰۸) سنگِ مثانہ (مثانہ کی پتھری) - (الف) حضرت امام رضا علیہ السلام نے

فرمایا کہ جماع کے فوراً بعد، مثانہ نہ کرنے سے پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔

(ب) اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جس کو یہ منظور ہو کہ پتھری کبھی پیدا نہ ہو اور پیناب بھی نہ لگے تو اس کو لازم ہے کہ نزولِ شہوت کے وقت منی کو نہ روکے اور اس کا خیال نہیں کرے۔

(ج) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مثانہ کی پتھری کے لئے ہلید، بلیلا، آملہ، فلفل، دار فلفل، دار چینی، رخیل، شقائق، دوج (بجھ)، انیسون، خولجان، مقل (کوگل)، مساوی الوزن لیں اور کوٹ چھان کر گائے کا تازہ گھی ملا دیں اور تمام اجزاء کے وزن سے دو گنا شہد جھاگ اتارا ہو یا شکر سرخ ملا کر رکھ دیں اور ایک چلغوزہ کے برابر کھا لیا کریں، ملاحظہ ہو نمبر ۱ -

(۱۰۹) دردِ مثانہ - ملاحظہ ہو نمبر ۲ -

(۱۱۰) مدرِ بول (پیناب کی تکلیف سے بچاؤ) حضرت امام رضا ز فرمایا کہ جو شخص یہ چاہو کہ

اسے کبھی مثانہ کی شکایت پیش نہ آئے تو اسے لازم ہے کہ پیناب کبھی نہ روکے خواہ کسی سواری پر ہی سوار ہو، ملاحظہ ہو نمبر ۷، ص ۱۲ -

(۱۱۱) مسلسل البول (پیناب کا مسلسل آتے رہنا اور بند نہ ہونا) ملاحظہ ہو نمبر ۴ -

(۱۱۲) تقطیر البول (پیناب کا قطرہ قطرہ ہو کر آنا) کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر

سے اس بات کی شکایت کی کہ میرا پیناب نہیں ٹھہرتا، برابر قطرہ قطرہ آتا رہتا ہے آپ نے فرمایا، تھوڑا سا اسپند (کالا دانہ) لے کر چھ مرتبہ ٹھنڈے پانی سے اور

ایک مرتبہ گرم پانی سے دھو ڈالو، پھر سائے میں سکھا کر روغن کنجد سے جرب کر لو۔ اور سفوف بنتا کر پھانگ لیا کر دو۔

مثل پھلے (پھنبہ) کے زخم پر لگانے۔ اگر اس زخم ناسو میں سوراخ بھی ہو تو تمان کی ایک بتی سی بنا کر اس بتی پر بھی مرہم لگا کر ناسو کے اندر پہلے سے رکھ دینا چاہیے اور اسکے بعد پتی لگانی چاہیے۔

(۱۳۸) **بثور و دامیل**
 (پھنسی) پھوٹے دانے جو فساد خون سے جسم پر نکل آئیں، سرخ و درد دہانے اور آبلے، ذبل، پھنسل اور پھوڑے وغیرہ)

(الف) حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نمک لگا کر سکھایا ہو گوشت اور ایسے ہی مچھلی کھانا چھپا اور مچھلی پیدا کرتا ہے۔

(ب) اور حضرت ہی نے یہ بھی فرمایا کہ جس شخص کو منظور ہو کہ اس کے بدن میں پھنسی پھوڑے نہ نکلیں تو وہ حمام میں جا کر پہلے بدن پر دروغن بنفشہ ملا کر سے۔ ملاحظہ ہو نمبر ۴۸ د۔

(۱۳۹) **سرطان (کینسر)**
 حضرت امام علی النقی علیہ السلام نے متوکل کی ماں کو متوکل کے مرض سرطان کا یہ علاج فرمایا کہ بکری

کی میٹگنیاں جو اسی کے پاؤں (اگلے) سے کھلی گئی ہوں لے کر اور اس کو گلاب میں حل کر کے ملایا جائے، اس سے قبل حکماء نے سینکڑوں علاج کئے اور کئی قسم کے ضاد کام میں لائے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا مگر اس علاج سے دو تین دن میں فائدہ ہو گیا۔

نوٹ :- ایک اور مقام پر اسی علاج کا تذکرہ اس طرح ہے کہ متوکل عباسی کے جسم میں ایک ایسا پھوڑا نکل آیا تھا جس سے مریض کا اندیشہ تھا اور طبیب خون کے مایے اس کو چیرنے کی جرأت نہ کرتے تھے، فتح ابن خاقان (وزیر متوکل) نے کسی شخص کو حضرت

صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کا ایک باریک پڑا ہوا ہے۔ اس پڑے کے اسیے میں قدیم شعراء کا خیال تھا کہ چاند عکس کرنے سے یہ پڑا پارہ پارہ ہوجاتا ہے۔

امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں بھیج کر متوکل کی یہ حالت عرض کی، حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بیٹروں کی میٹگنیاں جو انھیں کے پاؤں سے کھلی جا کر گوندا ہو گئی ہوں، گلاب میں ملا کر اس پھوڑے پر لیپ کر دو۔ اطباء کو جب حضرت کے ارشاد کو وہ اس علاج کی خبر ہوئی تو وہ بہت حیران ہوئے اور تعجب کیا کہ اس معمولی علاج سے کیا فائدہ ہوگا۔ وزیر نے کہا کہ وہ حضرت مخلوق خدا میں سب سے زیادہ دانایں، اس لئے ان کے فرمانے کے مطابق عمل کرنا چاہیے، چنانچہ حسب ہدایت عمل کیا گیا۔ اور مرہم لیپ ہی کر دینے سے متوکل کو درد سے کراہنے سے نجات حاصل ہو گئی، آڑھی ہوئی نیند واپس آگئی اور تھوڑی ہی غیر بعد اس لیپ کے آتر سے پھوڑا خود بخود پھوٹ گیا اور اس میں سے بہت سارا گندہ مواد خارج ہوا جس سے مریض کو آرام ہو گیا۔

(۱۴۰) **زہر عقرب (بچھو کا زہر)**
 کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ نمک ملنے سے بچھو اور دیگر جانور کا زہر دفع ہوتا ہے۔

ملاحظہ ہو نمبر ۳۱، ۸۔

(۱۴۱) زہر صار (سانپ کا زہر) :- ملاحظہ ہو نمبر ۱، ۳، ۸۔

(۱۴۲) زہر جانوراں :- ملاحظہ ہو نمبر ۴، ج۔

(۱۴۳) زہر خوردہ (زہر کھایا ہوا) :- ملاحظہ ہو نمبر ۳۔

(۱۴۴) **تپ (دھنار)**
 (الف) حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ بنار کا علاج تین چیزوں سے ہے، ۱) تپ

(۲) مہل (جلاب) (۳) پسینہ۔

(ب) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تپ دہج دباری کا بخار جو دو روز کے وقف میں آتا ہے، کا علاج آب سرد و شکر مقد، نبات (دمری) گھول کر پینا ہے۔ ایک اور مقام پر حضرت فرماتے ہیں کہ سات ماشرہ شکر ٹھنڈے پانی کے ساتھ

ہزار منہ پناہ و افح بخار ہے۔ ایک مقام پر اس طرح بھی وارد ہوا ہے کہ تین تواریخ شکر پانی میں سے گھول کر ہزار منہ پیئے اسکے بعد جس وقت بھی پیاس معلوم ہو یہی پانی پیتے رہیں۔

(ج) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ گوشت کبک (چکور) کا گوشت مفید ہے۔
(د) حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ سیب اور زبد (غیر) مفید ہو بخار کیلئے۔

(ذ) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس ایک شخص حاضر ہوا کہ فرزند رسول تپا کپنہ (پرانے بخار) کا علاج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اسپند (سیاہ دانہ) اور زبد (ملاحظہ ہو نمبر ۳۳)۔

(و) حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کباب، پیاز کیساٹھ کھانا بخار کیلئے مفید ہے۔
(ز) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلی ہی رات کو سات یا دس ماشہ استغول کھانا بخار سے بے خطر کرتا ہے۔

(ح) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ شہد و شونیز (گلابی)، بخار کے لئے فائدہ بخش ہے۔

(ط) حضرت امام علی النقی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تپ راج (باری کا بخار) کیلئے نساؤدہ، معمولی شہد کے ساتھ جین میں زعفران بھی شریک ہوا استعمال کریں، اسے کھانا اس روز اور کوئی غذا نہ کھائیں۔

(ی) حضرت امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ خیار (کھیر) لکڑی، یا چھیلے ذرنج کا جو شانڈہ ایک رطل (آدھا سیر یعنی چالیس تولہ) کی مقدار میں تین روز سپا جائے۔ تو تپ راج کے لئے مفید ہے۔

(ک) حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ تپ نوبتی (باری کا بخار) میں باری کے روز فالودہ میں شہد اور بہت سی زعفران ملا کر کھائیں۔

(ل) حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ عتاب سو بخار جاتا رہتا ہے۔
(م) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بخار، درد سر، آشوب چشم،

پیٹ کا درد اور دوسرے کل دردوں کے امراض کے لئے کالا دانہ کھانا شفا دیتا ہے اور حضور رسالتاً نے فرمایا کہ اسپند کے درخت کے ریشے اور شاخیں، ریح و غم اور جادو ٹونہ کو ڈور کرتی ہیں۔ اس کے ذلے بہتر بیماریوں کے لئے شفا بخش ہیں۔ لہذا تم اسپند اور کندر (ایک قسم گوند ہے) سے علاج کیا کرو ملاحظہ ہو نمبر ۲۲۔
(۱۴۵) شدید بخار :- ملاحظہ ہو نمبر ۲۔

(۱۴۶) تپ و لسا زکا (بخار و کپکپی) :- ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۴۔

متفرقات

(الف) حضرت امام علی مرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ سعد (ناگڑو تھا) سے استنجا اور کٹی کی جائے۔
تو بیچ ابو اسیر اور منہ کی بیماریاں نہ ہوں گی۔

(ب) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حیریری سے بو اسیر کا یہ نسخہ ارشاد فرمایا۔
شمع (موم)، دہن زنبق (روغن چنبیلی)، لینہ غسل (صنم میوہ ساٹھ)، مساق،
دنام دو اہے، ترمش مزہ ہوتی ہے، سر و کتان (بزرگ تکان)۔

ان سب دواؤں کو ایک دلچھی میں ڈال کر آگ پر چڑھا دیں جب وہ آپس میں مل کر مرہم کی مانند ہو جائیں تو اس کو بقدر ضرورت لے کر لگائیں۔ اس کے بعد یہی ارشاد ہوا کہ سعید ابن اسحاق کا مرض تجھ سے کچھ جدا نہ تھا تو اس کے کہہ دے، بلا درد بھلا دان ایک دوا آئی ہے، لیکر اس کے تین ٹکڑے کر لے۔ پھر ایک گڑ ٹھا کھو دو کہ اس میں تھوڑی سی آگ روشن کرے اور اس میں یکے بعد دیگرے ایک ٹکڑا ڈالے اور اس کے اوپر کوئی ٹھیکر یا انگیٹھی اس طرح رکھ کر بٹھ جائے، کہ

دھواں مقعد پر لگے یعنی دھوئی ہو چکے۔ اگر پانچ سے سات ساتوں تک بھی ہونگے تو وہ گرجائیں گے۔ بس اس کے بعد اوپر کا نسخہ بطور مہم استعمال کیا جائے۔

(ج) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہرن کا گوشت بوا سیر اور رو کر کے لٹے نافع ہے قوت جماع زیادہ کرتا ہے۔

(د) حضرت امام رضا علیہ السلام نے بوا سیر کے متعلق فرمایا کہ ٹھیلہ سیاہ، بلبلہ، آملہ، سب برابر لیکر تھوڑا گوگل آب گند نامیں حل کر کے تمام دوائیں اس میں تین راتیں بھگوئیں۔ جب نیم سو روغن بنفشہ یا تلی کے تیل سے ہاتھ چکنے کر کے مسور کے دانے کے برابر گولیاں بنا کر سایہ میں سکھائیں، گرمی کے دنوں میں ایک مثقال (۴۴ ماشے) اور موسم سرما میں دو مثقال (نومائے) کھائیں۔

نوٹ :- علامہ ترائی کا خیال ہے کہ غالباً گوگل کا وزن دیگر چیزوں کے کل وزن کے برابر ہوگا۔
نوٹ :- ایک اور کتاب میں ہے کہ ان تینوں اجزاء کا سفوف ریشمی پٹے میں چھان کر اور نیلا گوگل لے کر آب ترہ میں بھگو دین، اور دوران استعمال مچھلی، سرکہ اور سبزی سے پرہیز کریں۔

(۵) کئی روایتیں وارد ہیں کہ ترہ (سرسوں کی قسم کا ساگ) کھانے سے بوا سیر جاتی رہتی ہے۔

(۶) حضرت امام مجاہد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ چاول اور کچا خرما بوا سیر کو زائل کرتا ہے۔

(۷) حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کو بوا سیر سے محفوظ رہنا منظور ہو تو اسے لازم ہے کہ ہر شب سات عدد برقی فرمے گاٹے کے گھی کے ساتھ کھ لیا کرے اور اپنے خصیوں پر روغن چینی کو مالش کیا کرے۔ ملاحظہ ہو نمبر ۱۱ ص ۶۶،

۸۵ الف ۱۳۳ ج۔

(۱۰۰) صندیت المنصور (باب گانا) :- ملاحظہ ہو نمبر ۱۳۔

(۱۴۹) مقوی استخوان (بڈیوں کی مضبوطی) :- ملاحظہ ہو نمبر ۱۳ ص ۱۳۴۔

(۱۵۰) دافع طاعون
کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم سے عرض کیا کہ میرے بدن میں طاعون کا مادہ پیدا ہو گیا ہے حضرت نے فرمایا تو سب کھا، چنانچہ آٹے کھائے اور آرام ہو گیا۔

(۱۵۱) شقاق و متور شفت (ہوٹوں کا پھٹنا اور ہونٹوں پر پھنسیاں نکلنا)

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس کو یہ منظور ہو کہ اس کے ہونٹ نہ پھٹیں اور ہونٹوں پر پھنسیاں نہ نکلن تو اس کو چاہیے کہ سر میں جوتیل لگائے تو وہ ابروؤں پر بھی لگایا کرے۔

(۱۵۲) استرخا اللہیۃ (گلے کا کوانگ جانا)
حضرت امام رضا فرماتے ہیں کہ جس کو

منظور ہو کہ اس کا کوانگ نہ اٹکے اور کان نہ نہیں، اسے لازم ہے کہ جب کبھی میٹھی چیز کھائے سرکہ سے غرارے کرے۔

(۱۵۳) سبب از دیاقمل (جوؤں کی زیادتی کا باعث)
حضرت امام رضا فرماتے ہیں کہ انہر مسلسل اور زیادہ کھانے سے نسیم میں جوئیں نہیں پڑتیں۔

(۱۵۴) خالص شہد کی شناخت
حضرت امام رضا فرماتے ہیں کہ خالص شہد کے

پوچھنا یہ کہ اس کے سونگھنے سے فوراً پیاس محسوس ہوتی ہے۔

(۱۵۵) شہدنی توہم جو نہ ہوتی
آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جس شہد کے سونگھنے سے گرمی معلوم ہو وہ از قلم نہ رہے۔

۸۵ الف ۱۳۳ ج۔

(۱۵۶) خاصیتِ روغنِ بنفشہ

حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ روغن بنفشہ سردی میں

گرم اور گرمی میں سرد ہو جاتا ہے۔

(۱۵۷) خاصیتِ عطسہ (چھینک)

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ چھینک حکیم

کی ساری کثافت کو دور کرتی ہے اور سات روز تک موت سے آنان دیتی ہے۔

(۱۵۸) کلف (چھائیاں)

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ زیادہ آٹھ کھانے سے منہ

یعنی چہرے پر چھائیاں پڑ جاتی ہیں۔

(۱۵۹) سبب جنونِ اولاد

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جماع کے بعد بغیر غسل کئے

دوسری دفعہ جماع کرنے سے اولاد میں جنون پیدا ہو جاتا ہے۔

(۱۶۰) سبب جذامِ اولاد

اور یہ بھی آپ نے فرمایا کہ

حالیٰ عورت کے ساتھ جماع کرنے سے اولاد میں جذام پیدا ہوتا ہے۔

(۱۶۱) اُشنان کھانے کے ضرر (ایک گھنٹے میں کپڑے دھو جاتے ہیں)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اُشنان (کرمک) کھانے سے زائویت ہو جاتے ہیں۔ منی خراب ہو جاتی ہے۔ اور منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱۶۲) حفظِ صحت

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ پرہیزِ نسیم علاجوں کا خلاصہ ہے۔ اور معدہ قائم

بیماریوں کا نعر ہے۔ ہم کو وہی چیزیں دو۔ جن کا وہ عادی ہو۔ اور یہ سب فرمایا کہ جراثیم طبیعت برداشت کر سکے دوا سے بچو۔ جس وقت بھوک لگے کھا لو۔ جب پیاس لگے پانی پی لو۔ جب پیشاب آئے پیشاب کر ڈالو جب تک ضروری نہ سمجھو جماع نہ کرو۔ جب نیند آئے سو جاؤ۔ جب تک ان ہدایتوں پر عمل کرتے رہو گے صحت برقرار رہے گی۔ ملاحظہ ہو نمبر ۲۔

(۱۶۳) تعدیل مزاج

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار چیزیں مزاج میں تعدیل (اعتدال) پیدا کرتی ہیں۔ (۱) انار (۲) کچے کھجور کا جوشانہ (۳) بنفشہ (۴) کاسنی۔

(۱۶۴) علتِ ابنی (علتِ المشاخ)

حضرت امام جعفر صادق سے کسی شخص نے عرض کیا کہ

اس کی لڑکوں سے آشنائی ہے اور وہ ان کو اپنی پشت پر چڑھاتا ہے۔ حضرت نے یہ سن کر اُپنا منہ پھیر لیا۔ وہ میاں ہو کر ابدیدہ ہو گیا۔ اُمام نے اُزرا و رم ارشاد فرمایا کہ اچھا جس وقت تم اپنے وطن کو جاؤ۔ ایک اونٹ گشتنی خرید کر اس کے چاروں پاؤں باندھ کر اس کے گومہان پر تلوار سے مارو۔ اور پھر اس کے مقامِ زخم سے چڑھا ہٹا کر گرم گرم زخم پر بیٹھ جاؤ۔ اُس کا بیان ہے میں نے ایسا ہی کیا اور دیکھا، تو باریک باریک کیڑے اس اونٹ کے پشت کے زخم پر چھ سے گئے۔

(۱۶۵) عقمرود (مرد کا بچھپن)

حضرت امام علی التقی علیہ السلام نے فرمایا کہ لبنِ حلب (مانہ دو ہوا دودھ)

اور شہد دونوں اس مرض میں نافع ہیں۔

لے ایک خبیث مرض ہے، لڑکوں سے آشنائی پیدا کی جاتی ہے۔

(۱۶۶) **بالخوره** حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ نبینا علیہ السلام نے مرض بالخوره کے شکایت کی ارشاد ہوا کہ وہ گائے کا گوشت چقندر کے ساتھ کھائیں۔

(۱۶۷) **تحفیف غضب** (غصہ کی کمی) معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ تیز کا گوشت کھانے سے غصہ کم ہو جاتا ہے۔ ریخ و نم جانا رہتا ہے۔

(۱۶۸) **ادویہ افعال متضادہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا نے، پیئر اور جوز دونوں، بیماری پیدا کرتے ہیں۔ مگر جب دونوں آپس میں مل جائیں تو شفا بخش ہوتے ہیں۔

(۱۶۹) **سحور توتوں کا مختلف خواب میں نسلکوں کو دیکھ کر ڈرنا۔** ملاحظہ ہو نمبر ۳۔

(۱۷۰) **دافع سحما و جادو۔** ملاحظہ ہو نمبر ۳، ۱۳۳ م۔

(۱۷۱) **جملہ امراض کی واحد دوا۔** ملاحظہ ہو نمبر ۶۔

(۱۷۲) **اکثر امراض کے لئے نافع۔** ملاحظہ ہو نمبر ۱۰۔

(۱۷۳) **فوائد حمام** حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حمام کے بہت سے فوائد ہیں (۱) مزاج کو اعتدال اور اصلاح پر لاتا ہے (۲) کوٹھے کے درد وغیرہ کو دور کرتا ہے (۳) پیٹوں اور رگوں کو نرم کرتا ہے (۴) اعضاء کو تقویت پہنچاتا ہے۔ (۵) فضلات بدن کو خارج کر دیتا ہے۔

لہ آخروٹ، جوز ماش، دھتورہ۔

(۶) میل اور بدبو حیم کی دُور کرتا ہے۔

(۱۷۴) **ناگ کی خشکی۔** ملاحظہ ہو نمبر ۱۳۳ کا۔

(۱۷۵) **آنکھوں کا پروال۔** ملاحظہ ہو نمبر ۱۳۳ کا۔

(۱۷۶) **لطافت و ملاححت چہرہ کا۔** ملاحظہ ہو نمبر ۱۳۳ کا۔

(۱۷۷) **بخرا الفم** (منہ کی گندگی اور بدبو) مامون رشید نے اپنی دہنی کی شکایت یوحنا

ابن ماسویہ جبرئیل ابن بختشوع اور صالح ابن ہندی سے کی یہ سب اپنے وقت کے مشہور طبیب تھے) معالجہ شروع کیا، مگر ناکام رہے چنانچہ حضرت امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام کے خراسان تشریف لانے پر ان کی خدمت میں عرض کی گئی، آپ نے ارشاد فرمایا کہ:-

”عنفقہ کی فصد لی جائے۔ برگ ہلوا کا آب برون سے خسیانہ (دانت وغیرہ سے چبایا ہوا) استعمال ہو اور سعد کوفی ہمیشہ منہ میں رکھیں، تھوڑے ہی دنوں میں مامون رشید نے شفا پائی۔“

(۱۷۸) **دفع ذات الجنب** (سے اور دل کے مابین پرہ برہم آنے کی بیماری)

علاج :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسط جبری (کٹ) اور زیت (زیتون) کے ساتھ اس کا علاج کیا جائے۔

(۱۷۹) **أم الصبیان** (بچوں کی مشہور عام بیماری ہرگز کی ایسی کیفیات ہوتی ہیں)

”ناظرین کو صحت زبرہ، اور نمک کا نسخہ یاد ہوگا، اس میں تھوڑی سی تبدیلی یعنی بیدستر کی ہوزن شرکت اور چار رتی سے ایک ایک ماشہ تک بچہ کی ماں کے دودھ میں گھول کر

استعمال، ام الصبیان کے لئے اکیس ہے۔

نوٹ :- اسی طرح بہت سے نسخہ جات ترمیم و تبدیل کے بعد آج کے طبیوں کے معمول طب میں، بعض ارشادات میں کوئی خاص نسخہ ملحوظ خاطر ہے اس لحاظ سے ایک ہی جز کا تذکرہ فرمایا گیا ہے جیسے نمبر ۳۶ ج یا نمبر ۶۵ و - بسو کہ دانوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اس سے حنظل میں پکایا ہوا سرکہ مراد ہے۔ اور ترکیب استعمال اس نسخہ کے ساتھ موجود ہے۔ اکثر نسخوں میں شہد، سنہا، کاسنی اور کلونجی کا تذکرہ بار بار فرمایا گیا ہے۔ اس لئے ان کے افعال و خواص بھی ہدیہ ناظرین ہیں۔

شہد { شہد کے متعلق فیہ شفاء للناس کا فرمان اپنی تفصیل میں حکمت کی ایک کتاب ہے۔ اور دو ایٹوں کے خواص کا ایک دفتر چنانچہ حکما اس امر پر متفق ہیں کہ اگر نہار منہ اس کا استعمال کیا جائے تو یہ بلغم کو دُور کرتا ہے۔ معدہ کو دُھوتا ہے اور اسکو جلا بخشتا ہے۔ اس کے فضلات کو دُفع کرتا ہے۔ اسکے سُدّ و کُجو کو مٹاتا ہے۔ معدہ کا اعتدال قائم رکھتا ہے۔ بیوقوفی و مبالغہ اور حرارت غریزی ہے۔ بدن کی رطوبتیں دُور کرتا ہے۔ سرکہ کے ساتھ اس کا استعمال صغریٰ مزاج کے لئے مفید ہے۔ مثلاً میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ پتھری کو نکالتا ہے۔ رُکے ہوئے پیشاب کو جاری کرتا ہے۔ فالج اور لقوہ کے لئے نفع بخش ہے۔ قوت باہ کو فائدہ دیتا ہے۔ ریاح کا دافع ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ دودھ اور شہد ہزاروں بوٹیوں کا عرق ہے۔ اگر سارے جہان کے حکیم جمع ہو کر ایسا عرق بنانے کی سعی کریں تو ناکام رہیں گے۔ حکیم علی الاطلاق نے دودھ اور شہد میں طرح طرح کے فائدے رکھ دیئے ہیں۔

سنہا { بلغم، صفراء، سودا اور بخل ہوئے خلطوں کے لئے جلاب ہے کہ ان کو خارج کرتا ہے۔ دماغ کو ہر طرح کی آلائشوں سے پاک رکھتا ہے اور قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ مرگی، دروشقیقہ، درد سر، دروپلو، قو، لُج اور دُور کو دُور کرتا ہے۔

خنگ و زرخارش اور بدن کی جوڑوں کو دُفع کرتی ہے۔ معدہ کے کیڑوں کی قاتل ہے۔ سوداوی بیماریوں اور جوڑوں کے دردوں کے لئے مفید ہے۔ روغن زیتون کیساتھ استعمال سے دردِ کمر و پہلو، اخراجِ خلطِ خام اور بواسیر کے لئے فائدہ بخش ہے۔ گلاب کے پھول با شیرہ تازہ یا شکر کے ساتھ قبض کشا ہے، ساڑھے چار ماشہ سننا ایک تولہ شہد کے ساتھ تین دن کھانا، اعضاء و جوڑوں کی تکلیف اور درد کے لئے محترماً مگر اس کا استعمال گلاب کے پھول کے بغیر اور روغنِ بادام کے علاوہ اچھا نہیں ہے۔ اس کا جو شانہ بھی اچھا نہیں ہے۔

کاسنی { اس کے پتے مفتح ہیں۔ خون و صفراء کی تیزی کو سکون دیتی ہے اور پیاس کی شدت کو کم کرتی ہے۔ اس کا عرق، سرکہ اور صندل کے ساتھ دردِ سرد گرم، کو مفید اور سرکہ و گلاب کے ساتھ آنکھ کے درم، دردِ کُجو کرتا ہے۔ اس کا شربت، شہوت کے ساتھ، حلق کے ورم اور خناق کے لئے مفید ہے اور اس کا مٹلا جگر و طحال کے سُدّوں کا دافع ہے۔ یرقان و استسقاء جار (شدید گرمی، کو فائدہ مند ہے۔ رگوں اور آنتوں کے سُدّوں کو دُفع کرتا ہے۔ جگر کی مقوی اور حرارت کو دُور کرنے والی ہے۔ معدے کی سوزش کو فائدہ دیتی ہے۔ پیشاب کی رکاوٹ دُور کرتی ہے۔ گردے کی تمام شکایت رُفَع کرتی ہے۔ صغریٰ ایٹیوں اور ہیضہ وغیرہ کے علاوہ چیچک کے مرض میں بہت نافع ہے۔ اس کا عرق شکنجہ میں کے ساتھ، معدہ کو طاقت دیتا ہے، بخار کو دُور کرتا ہے۔ جو کے آٹے کے ساتھ ضماد لاکر استعمال کرنے سے جوڑوں کی تکلیف، نقرس اور ورم کو سُدّ مند ہے۔ اس کا طلاء دیش، ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ کاسنی کے بیج، دردِ سر، خفقان کو نافع، سُدّوں کا دافع، سلع پتھری اور سُدّوں کو کھلانے کو کہتے ہیں۔

اور استسقاء و یرقان اور صفراوی پتوں کو سود مند ہے۔ اس کا جوشاندہ، مسندل، اور سولف کے ساتھ، زہر کے اثرات کا دافع اور گردہ و تلی کو مفید ہے۔ تفت الدم (خارج خون) کے لئے نفع بخش ہے۔ بھوک میں اضافہ کرتا ہے۔ اور وہ تمام فوائد پتوں میں استعمال کے لئے بیان ہوئے ہیں اس جوشاندہ کے لئے مقوم ہیں، نیز پیشاب کھل کر لاتا ہے۔

کاسنی کی جڑ نہایت صفت اور اخلاط کی مطلق ہے۔ غذا کو پاک کرتی ہے اور فضلات کو بہاتی ہے، پیشاب کثرت سے لاتی ہے۔ خون صاف کرتی ہے۔ آنٹوں کے ورم کو رفع کرتی ہے۔ گرمی کو دور کرتی ہے اور فضول و نقصان وہ مادوں کو لپکا کر نکالتی ہے جوڑوں کے درد کو رفع بخشتی ہے۔

رطوبتوں کو خشک کرتی ہے اور اخلاط کی منضج ہے۔ پیشاب اور خض کو جاری کرتی ہے۔ زندہ اور مردہ بچے کو پیش سے گرا دیتی ہے۔ اور ٹھنڈے زہروں کی تریاق ہے۔ سردی کی کھانسی اور سینے کا درد،

متلی، شانہ و جگر کی گرمی اور یرقان، تلی، ریاحی درد (قونج ریجی) میں اس کا لیپ اور پلانا دونوں مفید ہیں۔ اس کا ہمیشہ استعمال چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ سر کے ساتھ اس کو کھانا پیٹ کے کپڑے نکھارتا ہے۔ تو ماشہ گرم پانی کے ساتھ استعمال سو نیش سنگ دیوانے گتے کے زہر کو دور کرتا ہے۔ اور سکنجبین کے استعمال پر جو ہتھیا تپا (دجنار) کو ختم کرتا ہے۔ گردہ و شانہ کی پھری نکالتی ہے، پیشاب کی تکلیف کو رفع کرتی ہے۔ اور کلونجی کو جلا کر آب مورد کے ساتھ پلانا بواہر کے لئے نفع بخش ہے۔ سر کے میں تر کے سرنگھنا (دوسرہ بار) اور نقوہ کو دور کرتا ہے۔ اس کے سات دلینے

سہ وہ دوائیاں جو عموماً حلا ب سے پہلے کھلاتے ہیں۔ تاکہ ناسد مادہ بک جاوے اور طبیعت نرم ہو جاوے۔

عورت کے دودھ میں پین کر ناک میں ڈالنا یرقان میں سود مند ہے۔ آنکھوں میں پانی اترانے کی ابتدا میں اس کا سرمہ نافع ہے اور اس کے غرارے دانتوں کے درد کو دور کرتے ہیں۔ اس کا لیپ درد سر، جوڑوں کے درد، برص، داد، خارش، بھلی اور سون کو دفع کرتا ہے۔ اس کا تیل، کندرا اور روغن زیتون کے ساتھ بطور سلا، بہت مقوی باہ ہے۔ ناکارہ اور میاوس مریضوں کو فائدہ مند، نہایت محبوب اور اکر سیر ہے۔ اگر آتشی شیشی میں کشید کر کے طلا، بنائیں اور کرپکائیں تو چستی، سختی اور گنازگی کرتی ہے۔ نیز مادہ منویہ کو رفیق کرتا ہے۔ سردی کے دردوں اور پتھوں کی کمزوری وغیرہ میں کلونجی سرلیج التاثر ہے۔

غرض کہ اسی طرح دفعیہ امراض کے لئے جتنے نسخہ تجویز فرمائے گئے ہیں۔ اگر ان سب اجزاء کے افعال و خواص پر تحقیقی نظر پڑے تو یہ اطباء کے لئے ایک گراں بہا حزانہ ہوگا۔ تہذیب کتاب ناظرین کی خاص توجہ کا محتاج ہے۔

تہذیب

امیر المؤمنین علی ابن ابرہالب علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جسم کے چھ حالتیں ہیں۔ صحت، مرض، موت، حیات، خواب اور بیداری، اور اس طرح روح کی بھی چھ حالتیں ہیں۔

(۱) اس کی صحت یقین ہے اور اس کا مرض شک ہے۔

(۲) اس کی موت جہل ہے اور اس کی حیات علم ہے۔

(۳) اس کی نین غفلت ہے اور اس کی بیداری حفاظت ہے۔

مقدم میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ ہستی جسے سر پر ختم نبوت کا تاج رکھا گیا۔

ہادی برحق بھی ہے اور طبیبہ مطلق بھی۔ نہ جانے اس کے ارشادات میں کتنے حجابات ہیں۔ مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہر ارشاد ایک ظاہر رکھتا ہے اور ایک باطن۔ ظاہر ہماری جسمانی صحت کی بقا کے لئے ہے اور باطن ہماری روحانی صحت کا محافظ ہے۔ ہمارے جسم اور روح دونوں کے لئے ہم کو ایک طبیب کی ضرورت ہے اور چونکہ جسم و روح کے لئے ایک طرف ہے اس لئے دونوں میں گہرا تعلق ہے۔ کہ ہم طرف ہیں، امراض جسم کے لئے بہترین طبیب وہ ہوگا جس کی نگاہ لطف ہماری روح کی گہرائیوں میں امراض کا علاج اپنی رحمت کاملہ سے فرما رہی ہو۔ اور روح صحت حاصل ہونے کے بعد جسم کے امراض کو خود ہی دور کر دے گی۔ طبیب مطلق کے احکام انتہائی جامع ہیں جس کے کلمہ (حقیقت و ماہیت) کی دریافت آج اتنے انکشافات علمیہ کے بعد بھی کا حق نہ ہو سکی۔ احکام شرع کے کچھ راز حل ہونے کے بہت شعوری سی باتیں معلوم ہو سکیں، لیکن اولاً کے متلاشی نگاہوں کے لئے دفتر کے دفتر نیا رہیں۔ ہادی مطلق و عندک علم الکتاب کی تفسیر ہے اور ہم و ما اوتینم من العلم الا قليلا سے مخاطب ہیں تفاوت و بظاہر فرق ظاہری، از کجاست تا بہ کجا علامہ ہر وی طہرائی مرحوم نے اپنے ایک وعظ میں ارشاد فرمایا تھا کہ تحقیقات جدیدہ میں ثابت ہے کہ علوم مرتب بہ ترتیب خاص ہیں اور جب تک علم متقدم (ابتدائی علم) حاصل نہ ہو تحصیل علم متاخر ممکن نہیں اور ترتیب علوم اس طرح سے ہے علم ریاضی، علوم فلکیہ، علوم طبیعیہ، علم کیمیا، علم وظائف اعضا و تشریح، علم نفس و منطق، علم اقتصادی، سیاسی، علم توکین و شعوب، علم بیہ جمال، علم ماوراء طبیعت و روح، علم حقوق، علم سیاست۔ اس ترتیب سے ظاہر ہے کہ علم معرفت روح مرتبہ وہم میں ہے اب جہاں عرب روح کے متعلق کن چیزوں کو سمجھنے کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ بسٹونک بحن الروح قلب الروح من امر ربی۔ آج بھی ہم روح سے ناواقف ہیں اور

چونکہ روح اور جسم ایک دوسرے سے منسلک ہیں، اس لئے جسم سے بھی کا حق ناواقف۔ زمانہ اتنی ترقی علم کے بعد بھی ہر سال بلکہ ہر پچھلے ایک جلد تشریح کی کتاب پیش کر رہا ہے۔ اور ہر نئی تشریح گذشتہ مشاہدات کو کالعدم کر رہی ہے۔ یہ سلسلہ کب ختم ہو خدایا جانے لیکن علاج الامراض کے متعلق آج ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ روح کا حاکم جسم پر بھی حکومت کر سکتا ہے اور دعوت ایمان حقیقت میں دعوت اصلاح جسم و روح ہے۔

مغرب نے انکشافات عصریہ کے تحت (ذکر و مہم تھی) علم الامراض باللون (دنگوں سے امراض کا علم) کے اصول کی تدوین کی چنانچہ امریکہ میں بہت سے شفا خانے قائم ہیں۔ جو صرف ان امراض کا علاج کرتے ہیں۔ جو رنگ سے پیدا ہوتے ہیں۔ دماغی امراض کے اطبائے خصوصی کا خیال ہے کہ جو بچے سفید رنگ دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں ان کے جسم و دماغ ان بچوں سے زیادہ صحیح ہوتے ہیں۔ جو سیاہ اور نیلے رنگ دیکھنے کے خوگر ہوتے ہیں۔ ان اطبائے خیال ہے۔ کہ مجنون وہی لوگ ہوتے ہیں جو بچپن میں سیاہ رنگ دیکھنے کے عادی تھے (حاذق جوزی ۱۹۳۷ء)۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد ملاحظہ ہو۔

”سیاہ ہونہ بہنو، بینائی کو ضعیف کرتا ہے، قوت باہ کو سست اور لہج و عزم

زیادہ ہوتا ہے۔ زرد نعلین (جوتے) پہننے سے آنکھوں کی روشنی تیز ہوتی ہے“

اس طرح کپڑا پہننے کے آداب اور اس کے مختلف رنگوں کے متعلق ارشادات

نظر عائر سے دیکھے جائیں تو ایک جگہ گانہ علم کے اسرار منکشف ہوں گے۔ اعل و شرب

دکھانے پینے) کے متعلق ان مقدس ہستیوں کے اقوال قابل ملاحظہ ہیں۔ وہی چیزیں

کھانے اور پینے کی مفید اور ضروری بتائی گئی ہیں جن کے متعلق آج تحقیقات جدیدہ لے

بتلایا ہے کہ اس میں حیاتین (وٹامنز) کافی مقدار میں موجود ہیں مثلاً جو۔ دو۔ دو۔ انار۔

پالک وغیرہ ایسے اور مختلف چیزوں کے افعال و خواص بھی سامنے کئے گئے ہیں۔

غرض ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ طب جدید کے متعلق یورپ کا ہر انکشاف باقی
اسلام کے مقدس اقوال کی تصدیق کرے گا۔ عقل کی دنیا ہمارے شرعی اداہم و لواہی کو
طب کی کسوٹی پر جانچے گی۔

اس معیار پر نہ صرف صوم و صلوات کے احکام پورے اتریں گے بلکہ معقولہ میں
عام ہدایات انکشافات جدیدہ کی جان بن جائیں گے۔ حضرت علی ابن موسیٰ الرضا
نے مامون رشید کو ایک خط میں یوں مخاطب فرمایا۔

”اے بادشاہ وقت آگاہ ہو کہ خدا اپنے بندے کو کسی مرض میں مبتلا نہیں کرتا،
جب تک کہ اس کے لئے دوا مقرر نہ فرمائے جس سے اس کا علاج ہو سکے۔ پس قسم
کے مرض کے لئے ایک قسم دوا کی اور ایک علاج تدبیری موجود ہے۔ نیز اس بات سے
آگاہ ہونا ضروری ہے کہ جسم انسان کی مثال سلطنت کی سی ہے۔ پس اس ملک جسند کا بادشاہ
توقب (روح) اور اس کے عادل اعضاء اور دماغ۔ دارالسلطنت اس ملک کا دل
ہے۔ اور جاگیر اس کی کل جسم۔ اور مددگار دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، دونوں ہونٹ،
دونوں آنکھیں، دونوں کان اور زبان۔ معدہ اور سپٹ اس کا خزانہ ہے، سینہ اس کا
حجاب۔ ہاتھ ایسے مددگار کہ بادشاہ کے حکم کے مطابق ہر کام کرتے ہیں جس چیز کا حکم دیتا
ہے پاس لے آتے ہیں جس چیز کی نسبت حکم دیتا ہے ڈور کر دیتے ہیں۔ پاؤں جہاں جہاں
وہ چاہتا ہے لئے پھرتے ہیں آنکھیں بادشاہ کو وہ چیزیں دکھاتی ہیں جو اس سے پوشیدہ
ہیں۔ کیونکہ بادشاہ خود پس پردہ ہے۔ اس تک کوئی چیز پہنچ ہی نہیں سکتی مگر آنکھوں کے
ذریعہ جو چراغ کا کام بھی دے رہی ہیں۔ دوا مددگار اور پاسبان قلعہ جسند دونوں کان
ہیں۔ جو بادشاہ تک ایسی چیزیں پہنچا سکتے ہیں۔ جو بادشاہ کے مزاج کے موافق ہوں۔ یا
بادشاہ ان کو حکم دیدے۔ پس جب بادشاہ ان کے ذریعے سے کچھ سننا چاہتا ہے۔ تو وہ
ایک ڈھول بجا دیتے ہیں۔ جو ان ہی میں موجود ہے۔ جس کے ذریعے سے بادشاہ جو کچھ

ہنا ہے سن لیتا ہے۔ اور جو مناسب سمجھتا ہے جواب دے دیتا ہے۔ زبان بادشاہ کے
ادائے ظاہر کرنے کا آلہ ہے۔ جس کی حرکت کئی آلات پر موقوف ہے۔ منجملہ ان کے سانس
ہوا، معدے کے اجزات، ہونٹوں کی امداد ہے۔ پھر ہونٹوں میں جو قوت ہے اس کا وجود
بان کی موجودگی پر موقوف ہے۔ اس طرح ایک کا وجود دوسرے کے لئے ضروری ہے
ب زبان کا اظہار جس کو کلام کہتے ہیں خوبصورت ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ سواٹے اس صورت
کے کہ ناک میں گونج کر آئے۔ اسی وجہ سے کلام کی زینت کے لئے ناک پیدا کی گئی ہے جس
لام اسی طرح زینت پاتا ہے جیسے نفیری والے کی آواز نفیری میں۔ ناک کے ننھے علاوہ
س نفیری کا کام دینے کے ایک اور خدمت بھی ادا کرتے ہیں کہ وہ یہ ہے، بادشاہ جن
شبوٹوں کو پسند کرتا ہے وہ اس تک پہنچاتے ہیں۔ اور جو بدبودار ہو یا بادشاہ کو ناپسند
ہوتی ہے ہاتھوں کو حکم دیتا ہے کہ سامنے آکر اس کو روک دیں۔ اس بادشاہ ملک جسم
کے لئے ثواب مقرر کیا گیا ہے، اور عذاب بھی مگر اس کا عذاب دنیا کے ظاہری بادشاہوں
کے عذاب سے زیادہ سخت ہے۔ اور اس کا ثواب ان کے ثواب سے مراتب اعلیٰ۔
اس کے عذاب کا نام سنج ہے۔ اور ثواب کا نام خوشی۔ سنج کی اصل طحال ذلتی، میں
ہے۔ اور خوشی کی گردوں اور معدے کی چھلی میں ہے۔ ان دونوں مقامات کو دوا،
میں چہرے تک آئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خوشی اور سنج کے آثار چہرے پر نمایاں ہو جاتے ہیں۔
س قسم کی رنگیں سب کی سب بادشاہ اور اس کے عالموں کے نابین راستے ہیں۔ اس کا
رت یہ ہے کہ جس وقت آدمی کوئی دوا پیتا ہے۔ رنگیں بادشاہ کے حکم سے اس دوا کے اثر
بیماری کے مقام تک پہنچا دیتی ہے۔ اے بادشاہ وقت! آگاہ ہو کہ جسم
سان بمنزلہ عمدہ زمین کے ہے۔ جس کا مقررہ معمول یہ ہے کہ اگر باقاعدہ تردد کیا جائے
رٹھیک انداز سے اس میں آب پاشی کی جائے یعنی نہ تو اتنا زیادہ پانی ہو کہ اس کو
اوسے، اور نہ اتنا کم ہو کہ خشک ہو جائے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کھیتی استغرا پکرتی ہے

اور زراعت عمدہ ہوتی ہے، منافع زیادہ ہوتا ہے۔ اور اگر اس سے غفلت کی جائے تو اعلیٰ جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دیا تھا کہ ایک دن ایک مرتبہ زراعت ایسی خراب ہو جاتی ہو کہ ایک تنکا تک اس میں نہیں اگتا۔ یہی حالت جسم کی مانا کھایا کرو اور دوسرے دو مرتبہ۔ اور کھانا اس انداز سے ہو کہ نہ زیادہ اور کچھ ایشہ تبا سمجھنی چاہیے۔ اگر کھانے پینے وغیرہ کی تدبیروں سے اس کی اصلاح کر کے نہیں تو صبح تیرے رہنے پر کھانا چھوڑ دینا چاہیے۔ پھر بادشاہ کو کھانے کے بعد وہ صاف اور پرانی خراب رہتا ہے اور اس کی صحت سے عافیت برقرار رہتی ہے۔ پس جو چیزیں بادشاہ کے مطہرے (شراب الصالحین) جس کا پینا حلال ہے استعمال کرنا چاہیے، جس کا نسخہ معالجات کے لئے موافق ہیں ان سب کا خیال رکھنا چاہیے، کیونکہ وہ جسمانی قوت کے برقرار رکھنے میں شامل ہے۔

والی ہیں۔ حتی الامکان ان ہی کا استعمال بھی چاہیے اور لے بادشاہ! یہ بھی یاد رکھو کہ طبیعتیں مختلف ہیں۔ اور طبیعت اس شے کو پسند کرتی ہے جو اس کے مطابق ایسے ہوا مختلف اوقات میں بدلتی جاتی ہے ویسے ہی مزاج بھی بدلتے جاتے ہیں کبھی ہوا موافق ہو۔ اس کو بھی غذا میں اختیار کیا جائے اور اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ شخص انداز سے زیادہ کھانا کھالیتا ہے اس سے لے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ جو اس انداز سے غذا کھاتا ہے کہ نہ زیادہ نہ کم ہو تو اس سے فائدہ ہی فائدہ پہنچتا ہے بعینہ یہی حالت پانی کی ہے۔ پس مناسب ہے کہ ضرورت کے مطابق اور موافق کھایا جائے اور کچھ ایشہ تبا باقی رہنے پر کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا جائے۔ کیونکہ بادشاہ کے جسم اور معدے کے لئے یہ معمول سب سے بہتر ہوگا کہ اس سے عقل زیادہ صحیح جسم ہلکا اور تندرست رہے گا۔ لے بادشاہ! وقت (موسم گرما میں ٹھنڈی چیزیں کھانی چاہئیں، جاڑے میں گرم اور معتدل موسم میں معتدل، مگر ضرورت سے زیادہ کبھی نہیں۔ کھانا شروع ان غذاؤں سے کرنا چاہیے جو زود ہضم ہوں پھر کسی زود ہضم یا دیر ہضم ہونا کھانے والے کی خواہش، عادت، طاقت، عمر اور موسم وغیرہ کے موقوف ہے۔ مناسب ہے کہ بادشاہ کے کھانا کھانے کا وقت گیارہ بجے کے قریب ہونا چاہیے یا تو دن رات میں ایک مرتبہ یا دو دن میں تین مرتبہ، اس طرح کہ پہلے میں خون کا غلبہ ہے۔ (۲) سینے میں بلغم اور ریح۔ (۳) ہلوؤں میں خلط صفراء۔ (۴) پیٹ کے نیچے کے حصے میں سودا۔

(۱) سردوڑوں آنکھیں، دوڑوں کان، دوڑوں (ناک کے) نچھنے، اور منہ ساس ساسے پہلے میں خون کا غلبہ ہے۔ (۲) سینے میں بلغم اور ریح۔ (۳) ہلوؤں میں خلط صفراء۔ (۴) پیٹ کے نیچے کے حصے میں سودا۔

لے بادشاہ! یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ غنیدہ دماغ کی حاکم ہے، اور بدن کے

لے بادشاہ! یہ بھی یاد رکھو کہ نفوس کی توشیح مزاج بدن کے تابع ہے پس جیسے کہ طبیعتیں مختلف ہیں۔ اور طبیعت اس شے کو پسند کرتی ہے جو اس کے مطابق ایسے ہوا مختلف اوقات میں بدلتی جاتی ہے ویسے ہی مزاج بھی بدلتے جاتے ہیں کبھی ہوا موافق ہو۔ اس کو بھی غذا میں اختیار کیا جائے اور اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ شخص انداز سے زیادہ کھانا کھالیتا ہے اس سے لے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ جو اس انداز سے غذا کھاتا ہے کہ نہ زیادہ نہ کم ہو تو اس سے فائدہ ہی فائدہ پہنچتا ہے بعینہ یہی حالت پانی کی ہے۔ پس مناسب ہے کہ ضرورت کے مطابق اور موافق کھایا جائے اور کچھ ایشہ تبا باقی رہنے پر کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا جائے۔ کیونکہ بادشاہ کے جسم اور معدے کے لئے یہ معمول سب سے بہتر ہوگا کہ اس سے عقل زیادہ صحیح جسم ہلکا اور تندرست رہے گا۔ لے بادشاہ! وقت (موسم گرما میں ٹھنڈی چیزیں کھانی چاہئیں، جاڑے میں گرم اور معتدل موسم میں معتدل، مگر ضرورت سے زیادہ کبھی نہیں۔ کھانا شروع ان غذاؤں سے کرنا چاہیے جو زود ہضم ہوں پھر کسی زود ہضم یا دیر ہضم ہونا کھانے والے کی خواہش، عادت، طاقت، عمر اور موسم وغیرہ کے موقوف ہے۔ مناسب ہے کہ بادشاہ کے کھانا کھانے کا وقت گیارہ بجے کے قریب ہونا چاہیے یا تو دن رات میں ایک مرتبہ یا دو دن میں تین مرتبہ، اس طرح کہ پہلے میں خون کا غلبہ ہے۔ (۲) سینے میں بلغم اور ریح۔ (۳) ہلوؤں میں خلط صفراء۔ (۴) پیٹ کے نیچے کے حصے میں سودا۔

یہ وہ حکم ہے جو میرے جبراً امجد جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قوت کا اندازہ اسی پر ہے۔ پس جب بارش تازہ سونے کا ارادہ کرے تو پہلے داہنی کروٹ لیٹے اور پھر بائیں کروٹ ہوئے، اسی طرح پہلو بدل بدل کر سوئے۔ جب بیدار ہو کر اٹھنے لگے تو داہنی کروٹ ہی سے اٹھنے یعنی جس کروٹ پر سوتے وقت لیٹا تھا۔ اسی طرح علی الصبح اٹھنے کی بھی عادت ہو (خاص کر جب دو گھنٹے رات باقی رہے) اٹھ کر بیت الخلاء جانا چاہیے اور وہاں ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا نہیں چاہیے۔ کیونکہ اس سے بوا سیر پیدا ہوتی ہے۔

اے بادشاہ! یہ بھی یاد رکھ کر جو حالتیں انسان کی مختلف اوقات میں ہوتی ہیں وہ چار ہیں۔

(۱) وہ حالت جو پندرہویں سال سے پچیسویں سال تک رہتی ہے۔ اور یہ زمانہ اسکے شباب، حسن و خوبی کا ہے جسم میں خون کا غلبہ ہوتا ہے۔
 (۲) وہ حالت ہے جو پچیس برس سے شروع ہو کر پینتیس برس تک رہتی ہے۔ اس میں بالعموم خلط صفر اور غالب ہوتی ہے جسمانی قوت کی انتہا کا یہی زمانہ ہے کیونکہ پھر ایسی قوت کبھی نہیں آتی۔

(۳) پینتیس سال سے پھر تیسری حالت شروع ہوتی ہے اور یہ ساٹھ برس تک رہتی ہے اس زمانہ میں خلط سودا غالب ہوتی ہے حکمت، معرفت وغیرہ کا یہی زمانہ ہے۔
 (۴) یہاں سے چوتھی حالت شروع ہوتی ہے۔ اس میں بلغم کا غلبہ ہوتا ہے، وہ حالت جس میں انخطاط غالب رہتا ہے۔ بڑھاپا، عیش کا منقض ہو جانا زندگی کا ویال معلوم ہونا تمام قوتوں کا گھٹنا جس میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور انتہا اس کی یہ ہوتی ہے کہ ہر شے کے متعلق بھول پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ یہ زمانہ خلط بلغم کے غلبہ کا ہے جس کا مزاج بارود (ٹھنڈا) اور جامد (جما ہوا) ہے اسکی ٹھنڈک، جو درد بخار اور بالآخر اس جسم خاکی کے ٹٹا کا باعث ہو جاتی ہے۔ (النشأ والعلم۔ رسالہ ذہنیہ ترجمہ مولانا سقیر احمد)

باب الہدایات میں ہزاروں ایسے ارشادات جمع کیے جاسکتے تھے جن کا کلیہ تعلق علم طب سے ہے مگر ان کو ملحدہ جمع کر کے ایک جوا کتاب پیش کی جائیگی (ملاحظہ فرمائیے) رشید ترقی مرحوم کی عمر نے وفات کی لہذا قوم ایسی شاہکار کتاب سے محروم رہ گئی (خاندان پر محققین علماء کے لئے کلام جدید کا دو چار تئیں نقل کی جاتی ہیں تاکہ نکتہ بیخ و ذوق شناسان و روح طب کو قرآن سے تلاش کر کے حاصل کر سکیں اور پھر اسی اصول کو علاج الامراض میں مدنظر رکھیں۔

غذا { کُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ الخ پٹ سورہ طہ نمبر ۵۱۔
 (ترجمہ) ہم نے جو پاک و نپس چیزیں تمہیں دی ہیں ان کو کھاؤ اس میں حد سے مت گذرو کہ کہیں میرا غضب تم پر نہ واقع ہو جائے، اور جس شخص پر میرا غضب ہوگا وہ بالکل گنہگار ہوگا۔

حرمت بعض شایا { اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمْ اُمَّتَیْنَةَ وَالْدَّمَّ وَ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ الخ پٹ سورہ بقرہ ۱۷۱۔
 (ترجمہ) تحقیق اللہ نے تم پر حرام کر دیا مردار اور خون کو اور سور کے گوشت کو اور وہ جو غیر اللہ سے منسوب ہو پھر بھی (جو بوجہ علم ربوبی) بیاب ہو جائے اور محض طالب لذت نہ ہو اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو اس شخص پر کوئی گناہ نہیں، واقعی اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

ماہیت شے { وَذُرَّاقًا فَانطأھا الخ لَحْمًا مِّنْ اُولَئِیْہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الخ پٹ سورہ الانعام نمبر ۱۲۱۔ (ترجمہ) تم ظاہری گناہ کو بھی چھوڑ دو، اور باطنی گناہ کو بھی ترک کر دو۔

دبیر منع شرب خمر۔ (شراب منشیات کی ممانعت کا سبب) الخ پٹ سورہ البقرہ ۲۱۹۔

وَأَسْتَمِعَا الْكَبِيرَيْنِ لِقَعِبِهَا (ترجمہ) "منوعات میں" کچھ فائدے بھی ہیں۔ مگر ان منومہ (گناہ) والے امور میں نقصان زیادہ ہیں۔

الخ پٹ سورہ المائدہ نمبر ۶۔

غسل جنابت

فَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا (ترجمہ) تم جنابت

کی حالت میں ہو تو سارا بدن پاک کرو۔

منع ضبط تولید (خاندانی آمادگی کی منصوبہ بندی کی ممانعت)

الخ پٹ سورہ بنی اسرائیل نمبر ۳۱ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ مَنعَنْ مَرْزُقِهِمْ ۚ وَإِن كُنْتُمْ رِجَالًا فَاغْلِبُوا فَكُلُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ وَلَا تُقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ كَانَتْ حَتَاً كَبِيرًا ۚ

(ترجمہ) اور اپنی اولاد کو ناواری و آفلاس کے اندیشے سے مست قتل کرو کیونکہ ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی، بیشک ان کا قتل کرنا بڑا بھاری گناہ ہے۔

الخ پٹ سورہ بنی اسرائیل نمبر ۳۲۔ قَتْلُ كَلْبٍ يُعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ ۚ وَفِي بُكْرَتِهِمْ مَنْ هُوَ أَهْدَىٰ سَبِيلًا ۚ

(ترجمہ) آپ فرما دیجئے کہ ہر شے اپنے مقرر کردہ طریقے پر سرگرم عمل ہے سو ہتھارا پودہ و گار خوب جانتا ہے اسے جو ٹھیک ماہ پر ہے (شکار کے بارے میں مفصل بحث

معتد میں کی جا چکی ہے۔)

فَسَلُّوا أَعْيُنَ الْبَنِي إِسْرَائِيلَ كَمَا تَعْمَلُونَ ۚ

سو اگر تمہیں علم نہیں ہے تو اہل الذکر سے پوچھو

بسیا کرو ۶۔ (الایات آیت ۷)

کوکبِ دُرّی

فضائلِ علیؑ

فضائل و مناقب حضرت علیؑ پر نایاب ترین کتاب حسین
تاریخ اسلام کی مستند ترین شخصیات کے اقوال و بیان جو اسلامی معتبر
ترین کتابوں میں موجود ہیں انہیں مشہور زمانہ معتبر ترین عالم اہل سنت
مولانا حضرت سید محمد صالح کشفی صاحب قبلہ مرحوم ترمذی، سنی المصنفی نے اس
کتاب میں تحریر فرمائے ہیں۔ اس کی اہمیت و افادیت میں جتنا مولانا
سید محمد بطین صاحب قبلہ سرسوی مرحوم و مغفور نے اس کا مقدمہ و تتمہ لکھا
تحریر فرما کر اس میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ ترجمہ جناب مولوی سید
شریف حسین صاحب بنزوا ری مرحوم نے آسان و سلیس زبان میں کیا ہے۔

فضائل و مناقب کے لئے کائنات امام العارفین حضرت
کوکبِ دُرّی
علیؑ سلام کا عظیم الشان خزانہ ہے۔

ذکرین و وواعظین و محققین حضرات کے لئے بہترین کتاب ہے۔

صفحات ۵۷۵۔ سائز ۲۶ × ۲۰۔ جلد ریگین سنہری ڈائی۔

طباعت کاغذ بہترین۔ ہدیہ صرف آج ہی طلب کریں۔

حیدری کنڈ خانہ۔ ۱۳۱۵ مزا علی اسٹریٹ امامباڑہ روڈ سبھی نمبر ۱۲۰۰۰